5784

حکایاتِ سعدیؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شرف الدین سعدیؒ رحمۃ اللہ علیہ

کی

۱۱۷ حکایات پر مبنی ایک دلچسپ دیدہ زیب کتاب

مرتبہ
امیر علی خاں

81344

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ

نام کتاب	....	حکایات حضرت شیخ شرف الدین سعدیؒ
نام مؤلف	....	امیر علی خاں
کمپوزنگ	....	دلدار حسین فراز کمپوزنگ سنٹر، لاہور
ناشر	....	اسلامی کتب خانہ لاہور
تعداد	....	1000
سال اشاعت	....	2003ء
قیمت	....	

Marfat.com

پیش لفظ

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نامور شخصیات کو اس فانی دنیا کی زینت بنایا ہے مگر منشائے الٰہی باری تعالیٰ ہے کہ اُن کو دوام حاصل نہ ہو سکا محض ان کے اعمال و اقوال کی یاد ہی دنیا میں باقی رہی۔ جو لوگوں کے لیے مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔

اُن نامور اور نیک شخصیات میں حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا نام بھی سرفہرست ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ انسان ہونے کے علاوہ فرشتہ سیرت عالم دین تھے۔ انہوں نے دین کی خدمات میں زندگی بسر کر دی جس کی وجہ سے مشائخ' علماء کرام اور بادشاہوں نے ان کو عزت بخشی اور ان کی تعلیمات کو سلطنت کا دستور بنایا۔ جن کی وجہ سے ان کا نام آج تک پوری دنیا میں زندہ و جاوید ہے حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف میں گلستان سعدیؒ اور بوستان سعدیؒ پندونصائح کی نمایاں اور بے نظیر کتابیں ہیں۔ جو کہ آج تک ہمارے نصاب کا حصہ بنی ہوئی ہیں۔ ان کتابوں میں حضرت شیخ سعدیؒ نے حکایات کے پردے میں ایسے جادو اثر اور دلآویز پیرائے میں درس اخلاق دیا ہے کہ ان سے بے اختیار انسان متاثر ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں ایسے باغوں کی مانند ہیں جس کے پھل اور پھول صدا روح افزا ہیں۔

Marfat.com

ان دونوں کتب میں سے چیدہ چیدہ حکایات ضرب الامثال اور اقوال کو عام فہم اردو کا لباس پہنا کر پیش کیا ہے۔ اور جو بھی اخلاقی سبق حاصل ہوگا وہ حضرت شیخ سعدیؒ کے اسباق کا مفہوم ہی ہوگا۔ اگر کسی جگہ کوئی خامی رہ گئی ہو تو اس صورت میں قارئین کرام مہربانی فرما کر ناشرین کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں مناسب تصحیح کر دی جائے (انشاء اللہ) میری دعا ہے کہ ملت پاکستان کے زیادہ سے زیادہ لوگ اس کتاب سے فائدہ حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ سے مصنف کے لیے دعا گو ہوں۔ شکریہ۔

والسلام

امیر علی خاں

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
I	حالات زندگی	
۱	پیدائش	۱۰
	والد محترم	۱۰
	تعلیم و تربیت	۱۱
	اساتذہ کرام	۱۱
	وفات	۱۲
	مزار سعدیؒ	۱۲
	سیرت و کردار	۱۳
	تصانیف	۱۶
	طویل سیاحت	۱۷
	شیراز کو واپسی	۱۸
	نکاح	۱۹
	حکایات سعدیؒ	
II	تقدیر	
۲	دیکھئے تقدیر کیا فیصلہ کرتی ہے؟	۲۰
۳	انسان تقدیر کے آگے بے بس ہے	۲۱
۴	قسمت سے لڑنا سراسر نادانی ہے	۲۱
۵	تقدیر ساتھ چھوڑ گئی۔	۲۵
۶	قسمت کا لکھا پورا ہوتا ہے	۲۷
۷	قسمت کے بغیر رزق نہیں ملتا	۲۷
۸	تقدیر کے سامنے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔	۲۸
۹	موت سے بھاگنا ناممکن ہے	۲۹
۱۰	رزق کا انحصار عقل پر نہیں۔	۲۹
۱۱	دکھ سکھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	۳۰
۱۲	شہ زور زیادہ فاقہ کھاتے ہیں۔	۳۱
۱۳	خدا نے خوش نصیبی کا اختیار کسی کو نہیں دیا	۳۱
۱۴	ہر شخص تقدیر کے آگے بے بس اور نصیب کا قیدی ہے	۳۲
III	ریاکاری	۳۴
۱۵	رات کے چوروں کی ضرورت نہیں	۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۶	چغل خوری سے بچو	۳۵
۱۷	چغل خود مفت میں بدکاری کرتا ہے	۳۶
۱۸	اگر وہ حسد کی وجہ سے دوزخ جائے گا تو چغلی کی وجہ سے	۳۶
۱۹	ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنو	۳۸
۲۰	بزرگوں کا دامن مت چھوڑو	۳۸
۲۱	دشمن کی موت پر خوش مت ہو جاؤ	۳۹
۲۲	چغل خور کو خیر خواہ نہ جانو	۳۹
۲۳	اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرو	۴۰
۲۴	غیبت کرنے سے عزت کم ہو جاتی ہے	۴۱
۲۵	غیبت کرنے والا سب سے بڑا بدبخت ہے	۴۲
۲۶	عیب کا پرچار نہ کر	۴۲
۲۷	اپنی حیثیت سے نہ بڑھو	۴۳
۲۸	جس کا کام اسے ہی ساجھے	۴۴
۲۹	مقام فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے	۴۵
۳۰	دکھ پہنچانے والے سے لوگ دور رہتے ہیں	۴۵
۳۱	غریب بہشت میں پہلے جائیں گے	۴۵

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۳۲	استاد کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا	۴۶
۳۳	عقلمند دعا کو غنیمت جانتے ہیں	۴۷
۳۴	غیبت جائز ہے	۴۸
۳۵	دو چیزیں حرام ہیں	۵۰
۳۶	ظالم بیوی کا بوجھ	۵۰
۳۷	اچھائی کو لے لو برائی کو چھوڑ دو	۵۱
۳۸	حکم خداوندی کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کرتا	۵۱
۳۹	گداگر کو تکبر زیب نہیں دیتا	۵۲
۴۰	تقدیر کی چابیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں	۵۳
۴۱	تقدیر کا نوشتہ نہیں مٹتا	۵۴
۴۲	اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت	۵۵
۴۳	ہمت نہیں ہارنی چاہیے	۵۵
۴۴	ریشم تو میں نے کیڑوں سے چھینا تھا	۵۷
۴۵	او تیشہ والے ! ذرا دھیرے سے تیشہ چلا۔	۵۸
۴۶	ہر شخص کی روح قبر کی طرف بھاگتی ہے	۵۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۴۷	اگر دوست کو ناراض نہ کرتا تو آج دشمن کے ظلم نہ سہتا	۵۹
۴۸	جنت میں گنہگار کس طرح جاسکتا ہے؟	۵۹
۴۹	بلی پاخانہ کرنے کے لیے صاف ستھری جگہ تلاش کرتی ہے	۶۰
۵۰	اللہ تعالیٰ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا	۶۰
۵۱	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا	۶۱
۵۲	کتے سے زیادہ مسکینیت کسی میں نہیں	۶۲
۵۳	انسان آخر انسان ہے	۶۳
۵۴	بدوں کے ساتھ نیکی نہیں کی جاتی	۶۳
۵۵	سخی اور بخیل میں فرق	۶۴
۵۶	ہمدردی	۶۵
۵۷	جو شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اس پر رحم نہیں کرتا	۶۵
۵۸	دست درازی کے وقت بت کو ڈھانپ دیا	۶۶
۵۹	ضرورت کے وقت مانگی حوصلے کے مطابق دی	۶۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۶۰	انگور کی بیل کا سایہ باعث راحت بنا	۶۸
۶۱	غرور کا سر نیچا	۶۸
۶۲	جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اشارہ الٰہی سے آتی ہے	۶۹
۶۳	خود بین کو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتا	۷۰
۶۴	شریف آدمی حوصلہ مند ہوتا ہے	۷۰
۶۵	کسی کو برا نہ جانو	۷۱
۶۶	حجاج بن یوسف کے حق میں دعا	۷۲
۶۷	ظلم کی بنیاد پہلے کم تھی	۷۳
۶۸	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انگوٹھی	۷۴
۶۹	بخیل کے لیے قرآن کا ختم کرنا آسان ہے مگر صدقہ کرنا مشکل	۷۴
۷۰	ادھار عزت کی قینچی ہے	۷۵
۷۱	لالچ ذلت کا باعث ہے	۷۶
۱۷	ریاکاری	
۷۲	بلندی کے خواہش مند ہو تو تواضع اختیار کرو	۷۷
۷۳	خلیفہ دوئم کی انکساری	۷۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
٧٤	اگر خدا نے تجھ پر انعام کیا ہے تو اس کا شکر کر تکبر نہ کر	٧٩
٧٥	کسی کی ہنسی نہ اڑاؤ	٧٩
٧٦	کان اور زبان دل کی چابیاں ہیں	٨٠
٧٧	بدمزاج دکاندار کا شہد بھی کڑوا لگتا ہے	٨١
V	**خاموشی**	
٧٨	اپنے راز کو چھپاؤ	٨٢
٧٩	بلاضرورت گفتگو سے پرہیز بہتر ہے	٨٢
٨٠	بادشاہ کا سوال	٨٣
٨١	ہر کام میں اعتدال اختیار کرو	٧٤
٨٢	خودغرضی بری بات ہے	٧٥
٨٣	ہم تم سے بہتر ہوں گے	٧٦
VI	**تعلیم و تربیت**	
٨٤	فطرت تبدیل نہیں ہوتی	٨٧
٨٥	آخرت میں صرف عمل کا سوال ہوگا	٨٧
٨٦	[illegible] اور باپ کی محبت	٨٨
٨٧	بڑوں سے ادب	٨٩

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
٨٨	انسان خودغرض نہ ہو	٨٩
٨٩	نام حاجیوں کا۔ کام پاجیوں کا	٩٠
٩٠	حضرت ذوالنون مصری اور وزیر	٩٠
٩١	پوچھنے میں عار نہیں	٩١
٩٢	فائدہ اٹھانے کی اُمید پر	٩١
٩٣	معزز آدمی کا کمینوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا	٩٢
٩٤	اپنی دولت کو صدقہ جاریہ میں لگا	٩٣
٩٥	اللہ تعالیٰ ہر شخص کی بہتری کو خوب جانتا ہے	٩٤
٩٦	عقلمند کے نزدیک یہ دنیا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر ہے	٩٥
٩٧	جب موت آئے گی تو ہم برابر ہوں گے	٩٦
٩٨	جنگ عورتوں اور ہجڑوں کا کام نہیں۔	٩٨
٩٩	کمزور کی دعا بھی طاقت رکھتی ہے	٩٩
١٠٠	سچ مچ کا بادشاہ تھا	١٠١
١٠١	حضرت سعدیؒ کی باتوں کو غور سے سنو۔	١٠١

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۰۲	اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے مخلوق کی خدمت کریں	۱۰۲
۱۰۳	نیک اور پارسا لوگ بھی عام لوگوں میں ہوتے ہیں	۱۰۲
۱۰۴	بخیل کے لیے بچے بددعا کرتے ہیں	۱۰۳
۱۰۵	غیور درویش	۱۰۴
۱۰۶	خود دار اور غیور سے بڑھ کر کوئی بلند ہمت نہیں	۱۰۵
۱۰۷	تندرستی کا راز کیا ہے؟	۱۰۶
۱۰۸	دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں	۱۰۷
۱۰۹	لوگوں پر مہربانی کرو مگر احسان نہ جتاؤ	۱۰۷
۱۱۰	مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز سچ سے بہتر ہے	۱۰۸
۱۱۱	قلعہ خوبصورت تو ہے مگر مضبوط نہیں	۱۰۹
۱۱۲	جیسا تو مخلوق سے سلوک کرے گا ویسا ہی اللہ تعالیٰ تجھ سے کرے گا	۱۱۰
۱۱۳	انسان مٹی سے بنایا گیا ہے	۱۱۱
۱۱۴	ہم کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ زندگی ختم ہوگئی	۱۱۲
۱۱۵	اپنی ہی مصیبت زیادہ معلوم ہوتی ہے	۱۱۳
۱۱۶	نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن	۱۱۴
۱۱۷	دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو	۱۱۵
VII	اقوال زریں	۱۱۶

تمت باالخیر

Marfat.com

باب 1

۱۔ حالات زندگی

حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ

پیدائش:

حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ ۱۱۷۲ء[1] بمطابق ۵۷۵ ہجری یا ٦٠٦ ہجری کے درمیان قصبہ طوس (شیراز) شیراز میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام شرف الدین' لقب مصلح الدین اور تخلص سعدیؒ تھا۔ آپ نجیب الطرفین تھے اور مذہبی گھرانے سے تعلق تھا۔ شاہ ایران ابوبکر بن سعد زنگی کی نسبت سے اپنا تخلص سعدی رکھا۔

والد محترم:

آپؒ کے والد محترم کا نام عبداللہ تھا جو کہ نہایت خدارسیدہ اور دیندار بزرگ تھے۔ آپؒ کے والد محترم ہی وہ پہلے استاد تھے جنہوں نے آپؒ کی تعلیمی اور ذہنی تربیت کی۔ مگر والد کا سایہ عاطفت کم سنی میں ہی اٹھ گیا تھا' مگر دیندار اور سلیم الطبع ماں کی

---

[1] ڈی جانسٹن۔

Marfat.com

دیکھ بھال اور گھر کے مذہبی ماحول نے حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی سرشت میں دین کی محبت اور پرہیزگاری کوٹ کوٹ کر بھر دی۔

تعلیم و تربیت:۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر بچے کے لیے گھر اس کے لیے پہلے مدرسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ بڑے ہی خوش نصیب تھے کہ ان کے والد محترم حضرت شیخ عبداللہ بڑے عالم دین اور خدا ترس شخص تھے۔ اس لیے گھر کی عمدہ تربیت نقش اول کی طرح ان کے دل پر ثبت ہوگئی اور علم و عرفان کی لگن جو گھر سے نصیب ہوئی وہ مقامی درسگاہوں میں پروان چڑھنے لگی۔ اگرچہ آپؒ کی تعلیم شیراز میں مکمل نہ ہوسکی۔ جس کی کئی وجوہات بتائی جاتی ہیں جن میں اہم درج ذیل ہیں:۔

i۔ ملک میں بدامنی اور انتشار کا ہونا۔

ii۔ والد محترم کی وفات۔

iii۔ تاج و تخت کے دعویداروں میں آئے دن لڑائیاں۔

اساتذہ کرام:۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے وطن شیراز کو خیرباد کہہ دیا اور علم کی پیاس بجھانے کے لیے بغداد تشریف لے گئے جہاں مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخل ہوگئے۔ تو وہاں پر ابواسحاق شیرازیؒ بڑے صاحب کمال اور بڑے بحرعلوم کے مالک تھے۔ آپؒ نے ان سے خوب علمی فیض حاصل کیا۔ ان کے علاوہ مایہ ناز صوفی اور بزرگ حضرت امام ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ جن کا پورا نام ابوالفرج

Marfat.com

عبدالرحمن بن جوزی تھا سے علم حاصل کیا۔ حضرت ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور کے عظیم محدث اور امام علم وفن مانے جاتے تھے۔ تصوف میں حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کو اپنا رہبر و راہنما بنایا۔ اور راہ تصوف کے ارتقاء میں آپ کو محترم شیخ حضرت شہاب الدین سہروردی کے ساتھ کئی بار بحری سفر کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے زندگی کا ایک بڑا حصہ راہ سلوک کی گردش میں گزاری۔ اور اس راستے میں بھی آپ نے اپنے نادر روزگار استاد حضرت امام ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ کو مایوس نہیں کیا تھا۔

وفات:۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں بعض مصنفین کا خیال ہے کہ آپ نے تقریباً ۱۲۲ سال کی عمر میں وفات پائی آپ نے ۶۹۱ ہجری بمطابق کو شیراز میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے آپ نے اپنی زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کر رکھا تھا تین حصوں کے طور پر۔

i۔ پہلے تیس برس کی عمر میں آپ نے لکھنا پڑھنا سیکھا۔

ii۔ دوسرے تیس برس علم ومشاہدہ کے طور پر سیر وسیاحت میں بسر کر دیئے۔

مزار حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ:۔

آپ کا مزار مقام دلکشا سے کچھ فاصلہ پر پہاڑ کے دامن میں ایک بہت بڑی مربع عمارت میں ہے اور وہ مقام سعدیہ کے نام سے مشہور ہے اہل شیراز ہفتہ میں ایک دن وہاں جاتے ہیں اور مزار پر فاتحہ خوانی کرنے کے علاوہ پھول بھی

Marfat.com

نچھاور کرتے ہیں۔

سیرت و کردار:۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ ان باکمال شخصیات میں شمار ہوتے تھے جن کی ذات میں بے شمار صفات عالیہ پوشیدہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے جس طرح اپنے دور کو اپنے فکر و فن سے متاثر کیا اسی طرح وہ آج بھی ساری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

حقیقت ہے کہ مقام سعدی رحمتہ اللہ علیہ کو جاننا اور سمجھنا کارگراں ہے ان کی خوبیاں صفات' اُن کا علم اور اُن کے تجربات۔ اہل نگاہ کی نظر میں اس مقام پہ ہیں جہاں آج بھی رسائی مشکل اور کسی حد تک ناممکن بھی نظر آتی ہے۔ انہی علم و ادب کے پیکر اور جوہر گرانمایہ کے بارے میں حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے یوں فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم بڑے علم دین کے مالک تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تلاوت قرآن پاک کے بڑے رسیا تھے۔ اس کے علاوہ شیراز ان دنوں ایران کا دارالخلافہ اور علم و ادب کا مرکز شمار ہوتا تھا۔ بڑے بڑے عالم و فاضل اور صوفی و دانشور اس شہر کی رونق کو دوبالا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس تعلیمی اور ادبی ماحول کا آپ کی طبیعت پر گہرا اثر ہوتا تھا۔

چونکہ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی علمی و مذہبی ماحول

Marfat.com

نصیب ہوا تھا اس لیے ان کی طبیعت میں فقر اور درویشی جیسے گراں قدر اوصاف پیدا ہو چکے تھے۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ میں بلا کی قناعت کا جذبہ بھی تھا اور تصوف تو انہیں فطری طور پر ودیعت ہوا تھا۔ حضرت شیخ سعدیؒ محفل سماع کے بڑے شوقین تھے مگر ایک دن ایسے بھونڈے اور بے سُرے قوال سے واسطہ پڑا کہ تمام رات تکلیف میں ہی گزار کر صبح فجر میں آپؒ نے اپنا عمامہ اتار کر ایک دینار کے ساتھ اس قوال کو پیش کیا اور محفل سماع سننے سے تائب ہو گئے۔ آپؒ کی طبیعت بالکل بے نیاز قسم کی تھی۔ آپ مکمل فقر و فاقہ اور رضائے خداوندی اور قناعت وصبر کوشی پر قانع رہتے تھے۔ آپؒ نے اپنے اشعار میں ان اوصاف کا ذکر بھی فرمایا ہے مثال کے طور پر آپؒ نے فرمایا کہ:

''اگر تم قناعت پسندی اختیار کرو گے تو تمہیں بادشاہ و گدا یکساں نظر آئیں گے۔ تم بادشاہ کے آگے کہیں سر جھکاتے ہو۔ حالانکہ تم خود بادشاہ وقت ہو۔ اگر کوئی شخص طمع کو خیر باد کہہ دے تو وہ اپنے آپ کو غلام اور خانہ زاد نہیں لکھ سکتا۔ بلاشبہ نفس امارہ ہی انسان کو ذلیل وخوار کرتا ہے اور تمہیں ہوش ہو تو نفس کی عزت کرو۔ اور اگرچہ تمہیں زمین پر پڑ کر سونا پڑے۔ لیکن دوسرے کے قالین کے لیے کسی کے آگے زمین بوسی نہیں کرنی چاہیئے''

شیخ سعدی رحمتہ اللہ کو بے جا کسر نفسی سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ وہ عزت نفس پر قائم تھے اور صبر و قناعت کو ہی اپنا مسلک سمجھتے تھے۔ اس لیے انہیں عسری (تنگی)

Marfat.com

تقاضوں کا اکثر سامنا کرنا پڑتا تھا۔ انہیں آزمائش کی سخت راہوں اور ابتلاؤں کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اگرچہ شیخ صاحب کو مجبوراً امراء و سلاطین کی محفلوں میں جانا پڑتا مگر اس آزمائش میں بھی حضرت شیخ سعدی پورے اُترتے تھے کبھی اپنی عزت نفس کو مجروح نہ ہونے دیتے تھے اور ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آئی ان کا قول ہے کہ:

"آزاد گردن بھی بھلا کسی کے آگے جھک سکتی ہے"؟

حضرتِ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ سلاطین وقت کو بلا جھجک اور دوٹوک الفاظ میں سرزنش کر دیتے تھے اور بے خوفی سے سچ بولا کرتے تھے۔ اگرچہ آپ کے دور میں آپ نے مجبوری کی بنا پر بادشاہوں اور سلاطین کے لیے مدحیہ قصائد بھی لکھے مگر اُن قصائد کا رنگ دوسروں سے بالکل مختلف ہوتا تھا۔ وہ اپنے اشعار میں کبھی بے جا تعریف اور چاپلوسی کا مظاہرہ نہ کرتے تھے۔

عظیم انسانوں کی طرح ان میں حسد اور ریاکاری نام کو نہ تھی۔ بے خوفی اور حق گوئی ان کا خاص زندگی کا طریقہ تھا۔ وہ عزت نفس کا احترام کرتے تھے۔ اس کا اندازہ محض اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ:

"حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ مصر کے شہر اسکندریہ میں تھے اور ملک میں قحط پڑ گیا تھا۔ اُن دنوں ایک مالدار مخنث (ہیجڑہ) لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ بہت سے لوگ مال اور اجناس اُس کے پاس حاصل کرنے کے لیے جاتے تھے اور قحط ہونے کی وجہ سے وہ بھی بڑے ضرورت مند تھے مگر اُن

Marfat.com

حالات کے باوجود آپ کی خودداری اور عزتِ نفس نے یہ گوارہ نہ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان کے آگے اپنا ہاتھ پھیلائے۔ آپ کی تصانیف گلستان و بوستان ایسی لازوال صفات سے بھری پڑی ہے۔ جنہیں پوری دنیا میں پسند کیا جاتا ہے اور دنیا کے بہت سے ممالک میں یہ نصاب کا حصہ ہیں مگر صدیاں بیت جانے کے باوجود وہ ہر کس و ناکس کی پسند کا مرکز ہیں۔

تصانیف:۔

آپ کی تصانیف کا ذکر مختلف کتب میں ملتا ہے۔ بہرحال آپ کی اہم تصانیف درج ذیل میں دی جاتی ہیں

i۔ گلستان　　ii۔ بوستان　　iii۔ کریمہ۔

iv۔ کتابت بیت　　v۔ دیوان غزلیات

vi۔ تاریخ عباسیہ یا تاریخ ہند (آٹھ جلدوں میں)

vii۔ تصوف میں چند رسائل۔

ix۔ مجموعہ قطعات و رباعیات

x۔ قصائد عربی و فارسی

شیخ سعدی کی تمام کتب پایہ قدر منزلت کی مالک ہیں مگر ان میں گلستان اور بوستان نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ دنیا بھر کے دانشوروں نے اپنے سر شیخ سعدی کے سامنے جھکا دیئے اور مشرق و مغرب کے کئی مصنفین نے آپؒ کے

Marfat.com

حالات زندگی قلم بند کیے ہیں ان میں مولانا حالی' شبلی نعمانی' مرزا حیرت براؤن' ٹی جانسٹس اور رضازادہ شفق قابل ذکر ہیں۔ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی نظم اور نثر کافی قابل ذکر ہیں وہ ان دونوں میں اپنے فن کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

طویل سیاحت:۔

سیاحت بھی تعلیم کا ذریعہ ہے۔ سفر کے دوران ہر انسان مختلف قسم کی معلومات حاصل کرتا ہے تو حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی تحصیل علم سے فارغ ہوکر سیاحت کی کمر باندھی۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے بغداد میں کل کتنا قیام فرمایا؟ اور وہ بغداد سے کب سیاحت کے لیے اور سیاحت میں کتنا عرصہ گزارا؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے تیس برس سیاحت میں گزارے (واللہ اعلم) مگر صحیح صورت حال کوکسی نے بھی بیان نہیں کیا ہے۔ البتہ ان کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ ایشیا' افریقہ وغیرہ کے ملکوں میں سیر وتفریح کے لیے صرف کیا۔ شیخ سعدیؒ نے اپنی ہمہ گیر طویل سیاحت کی طرف ان اشعار میں اشارہ کیا ہے:

در اقصائے عالم بگشتم بسے
بسر بردم ایام باہر کسے
تمتع زہر گوشہ یافتم
زہر خرمنے خوشہ یافتم

''میں دنیا کے اطراف میں بہت گھوما۔ ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ میں نے زمانہ گزارہ۔ میں نے ہر گوشہ سے فائدہ اٹھایا

Marfat.com

اور ہر انبار سے خوشہ چنا۔"

یہ بھی عام مشہور ہے کہ مشرقی سیاحوں میں سے ابن بطوطہ کے سوا حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ سے بڑھ کر اور کوئی سیاح نہیں۔ آپ نے عراق' عمان' عرب' مصر' شام' فلسطین' یمن' ہندو پاکستان' آرمیا' حبش' طرابلس' تاتار' چین' کاشغر' ویلم جملہ ممالک ایران رودبار' خراسان وغیرہ کی سیر کی اور بصرہ' کوفہ' بیت المقدس' دمشق' حلب' حمص' بعلبک اور اقصائے روم کے شہروں میں عرصہ تک ان کی آمدورفت رہی' آپ نے کئی بحری سفر کیے۔ چنانچہ بحیرہ روم' بحیرہ قلزم' بحیرہ عرب' بحیرہ ہند' بحر عمان اور خلیج فارس کے متعدد سفران کی اپنی تحریروں اور کلام سے عیاں ہیں۔ بلکہ ان کی بعض روایتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے یورپ کے کئی ملکوں کا سفر بھی کیا۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ نے چودہ مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی جو کہ پیدل جا کر کیے۔ آپؒ نے اپنے سفر کے دوران ایسے واقعات قلمبند کیے ہیں جن سے قارئین کے لیے دلچسپی کے لیے دوررس نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

شیراز کو واپسی:۔

حضرت شیخ سعدیؒ اپنی طویل سیاحت کے بعد ۶۵۸ھ ہجری میں اپنے وطن واپس آئے اور باقی ساری عمر اپنے وطن شیراز میں ہی گزاری اس عرصہ میں اُن کی زندگی درویشانہ ہی رہی۔ مگر وہ ایک صوفی با صفا کی حیثیت سے اہل شیراز کا مرجع عقیدت بنے رہے۔ اور آج بھی ان کا شمار صوفیہ کبار میں ہوتا ہے۔

یہ بھی امر قابل وضاحت ہے کہ جب حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ اپنی

Marfat.com

طویل سیاحت میں مصروف و مشغول تھے تو ان کا وطن ایک خوشگوار انقلاب سے ہمکنار ہو گیا تھا۔ کیونکہ والی شیراز سعد زنگی نے ۶۲۳ ہجری میں وفات پائی تو ان کے بعد ان کا بیٹا قتلغ خاں ابوبکر تخت نشین ہوا جو کہ بہت ذہین اور سمجھدار تھا۔ اس نے اپنے حسن تدبر اور دانشمندی سے طوائف الملوکی اور بدامنی کا بالکل خاتمہ کر دیا اور ملک امن و امان کا گہوارہ بنا دیا اور شیراز پھر ایک بار علماء و زہاد کا مرکز بن گیا۔ مدرسے خانقاہیں اور مساجد آباد ہو گئیں اور ہر طرف پر امن چہل پہل ہو گئی تھی، قتلغ خاں ابوبکر بن سعد زنگی کی تخت نشینی کے پینتیس (۳۵) برس کے بعد ۶۵۸ ہجری میں آپ اپنے وطن واپس لوٹے تھے جو کہ بہت ہی موزوں اور خوشحالی کا زمانہ تھا۔

آپؒ چونکہ ایک درویش طبع اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔ لہٰذا آپؒ نے اپنی بقایا زندگی عبادت، شب بیداری اور تلاوت کلام پاک میں ہی گزار دی۔ اور آخر کار اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

نکاح:۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں دو نکاح کئے تھے جو کہ ان کی مشہور اور اہم تصانیف گلستان اور بوستان سے معلوم ہوتا ہے۔

1۔ آپ نے پہلا نکاح حلب میں ایک رئیس زادی سے کیا۔ اس بیوی سے اُن کی اولاد کا کہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

2۔ آپ نے دوسرا نکاح صنعا (یمن) میں کیا۔ اس بیوی سے آپ کی اولاد بھی ہوئی مگر وہ بچپن ہی میں وفات پا گئی۔ ان مختصر سے حالات سے زیادہ ان کی عائلی زندگی کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔

Marfat.com

باب 2

حکایات حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ تقدیر

دیکھئے تقدیر کیا فیصلہ کرتی ہے؟

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے صنعا (یمن) کے جنگل میں ایک شکاری کتے کو دیکھا کہ اس کے دانت نکل چکے تھے یا کسی نے نکال دیئے تھے مگر ظاہراً وہ دکھائی دیتا تھا کہ کسی زمانے میں وہ شکاری کتا مضبوط پنجوں کا مالک ہوتا ہوگا۔ مگر اب بے بسی کے عالم میں بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز نظر آتا تھا۔ ماضی میں وہ بڑے بڑے شکار کیا کرتا تھا مگر اب وہ محلے کی بوڑھی بکریوں سے دولتیاں کھاتا تھا۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے اس شکاری کتے کو مسکین و ناچار جان کر اپنے کھانے میں کچھ حصہ ڈال دیا۔ مگر حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کے آنسو روتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ:۔

''معلوم نہیں خدا کے نزدیک یہ کتا بہتر ہے یا میں؟''۔

بظاہر انسان ہونے کی وجہ سے میں ہی بہتر دکھائی دیتا ہوں مگر انجام خدا جانے۔ دیکھئے تقدیر کیا فیصلہ کرتی ہے؟

Marfat.com

اگر آخر وقت میں کلمہ نصیب ہو جائے تو ایمان کی دولت کے ساتھ جانا ہوا تو پھر خدا سے ضرور مغفرت کی امید ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو یہ کتا مجھ سے بہتر ہے۔

۳۔ انسان تقدیر کے آگے بے بس ہے

جب انسان قضا و قدر کے فیصلوں کو رد یا تبدیل نہیں کر سکتا تو پھر بہتر یہی ہے کہ اُن پر تسلیم و رضا کا اظہار کرے۔ نیک بختی خدا کی اطاعت سے ملتی ہے۔ کوئی آدمی اپنی طاقت اور ہمت سے حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر یہ معاملہ اپنی ہمت اور طاقت پر موقوف ہوتا تو چیونٹیوں کو کمزوری کی وجہ سے زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہ ہوتا اور صرف شیروں کے علاوہ کسی کو روزی نہ ملتی۔ جب انسان کا اپنے مقدر کو بدلنا بس میں نہیں راضی تو مناسب یہی ہے کہ راضی برضا ہو جائے تقدیر میں اگر لمبی عمر لکھی ہوئی ہے تو سانپ بچھو اور تلوار یا شیر اسے ہلاک نہیں کر سکتے۔ اور اگر مقدر میں عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے تو انسان شربت بھی پیئے تو زہر کی طرح اثر کرے گا۔ مشہور پہلوان رستم کی جب موت آئی تو شفاد جیسے کمتر شخص نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کا یہ مقصد ہے کہ انسان تقدیر کے سامنے بے بس ہوتا ہے اور جب موت آ جاتی ہے تو پھر طاقت کے بل پر اسے روکا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر خوشی کے ساتھ تسلیم کر لینا زیادہ دانائی اور مناسب ہے۔

۴۔ قسمت سے لڑنا سراسر نادانی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا کوئی فوجی

Marfat.com

دوست تھا جو کہ اصفہان کا رہنے والا تھا اور وہ بڑا جنگ جُو اور بلا کا تیز طرار آدمی تھا۔ اُس کے ہاتھ ہمیشہ خون آلود رہا کرتے تھے۔ اور اُس کے دشمن اکثر بدلے کی تمنا میں پیچ و تاب کھایا کرتے تھے وہ ہمیشہ مسلح رہا کرتا تھا۔ تیر کمان باندھ کر رکھتا اور اُس کے تیروں سے شعلے جھڑا کرتے تھے۔ ایسا شہ زور اور بہادر آدمی تھا کہ شیر بھی اُس سے لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ اور وہ دعوے کے ساتھ تیر کو نشانے پر مارا کرتا تھا۔ وہ اپنے ہر تیر سے دشمن کو مار گراتا تھا۔ اس کا تیر دوہری ڈھالوں میں سے آسانی سے گزر جاتا تھا۔ جب وہ دشمن کے تیر مارتا تو اس کے خود اور سر کو سی ڈالتا۔ ٹڈی دل بھوک کے وقت جس طرح چڑیوں مکڑیوں کا شکار کرتا ہے وہ اس طرح دشمنوں کا شکار کرتا تھا اگر فریدون جیسے بہادر سے اس کا مقابلہ ہو جاتا تو اسے تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا۔ شیر اور چیتے اس بہادر کے سامنے بے بس تھے گویا اُس نے شیروں کے بھیجے میں ہاتھ ڈال رکھا تھا۔ اس کا مدمقابل اگر پہاڑ جیسا مضبوط بھی ہوتا تو اسے پیٹی سے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیا کرتا تھا۔ زرہ بکتر پہنے ہوئے دشمن کو کٹاری مارتا تو اس کے جسم میں سے پار ہو کر گھوڑے کی زین پر جا لگتی تھی پھر شریف اور بہادر ایسا کہ جہان میں اس کی مثال نہ ملتی تھی۔ مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا کیونکہ وہ نیکی پسند اور نیکوکار لوگوں کو چاہتا تھا۔ مجھے اچانک وہاں جانا پڑا کیونکہ وہاں سے میرا دانہ پانی ختم ہو گیا تھا۔ تو میں عراق سے شام آ گیا وہ سرزمین مجھے بہت اچھی لگی تھی اور پھر کچھ دن بعد جب اپنے وطن کی یاد ستانے لگی تو وطن چل دیا۔

ایک بار پھر مجھے عراق سے گزرنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں رات کو بستر پر

81344

Marfat.com

پڑا غور و فکر کرنے لگا کہ وہی دوست جو کہ بہت بہادر اور جنگجو تھا مجھے یاد آیا کیونکہ نمک زخم میں داخل ہوکر اسے تازہ اور گہرا کر دیتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس کا نمک کھایا ہوا تھا اس لیے دوست کی یاد کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ میں اس سے ملاقات کے لیے اصفہان پہنچا اور بڑی شدت سے اس کی تلاش کی مگر جب وہ مجھے ملا تو میں اُسے دیکھ کر حیران ہی رہ گیا کیونکہ وہ ماضی میں کڑیل جوان ہوا کرتا تھا' مگر گردش زمانہ نے اسے بوڑھا کر دیا تھا۔ اُس کی کمر جھک کر مثل کمان خم کھا چکی تھی اور اس کی گلابی رنگت زرد گھاس کی طرح زرد ہو گئی تھی۔ سر کے بال گویا برف باری کی وجہ سے سفید پہاڑ ہو گئے تھے اور اُن پہاڑوں کے پگھلنے سے پانی جاری ہو چکا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے گویا پانی کے چشمے بہہ رہے تھے اور اُس کے رخساروں کو تر کر رہے تھے۔ وہ تقدیر کی گردش سے شکست خوردہ نظر آتا تھا اور اُس میں پہلے جیسی بہادری نام کو بھی نہ تھی۔ زمانے نے اسے ایسا چاروں شانے چت کر دیا تھا کہ سارا فخر وغرور جاتا رہا تھا۔ وہ سَر جو بلند رہا کرتا تھا اور کمزوری کی وجہ سے زانو پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ:۔

''سردار! تم شیروں کو پکڑا کرتے تھے اب بوڑھی لومڑی کی طرح کمزور کیوں ہو گئے ہو؟''

وہ ہنس کر کہنے لگا کہ:۔

''جب سے تاتاریوں سے جنگ ہوئی ہے میری جنگ جوئی اور بہادری خاک میں مل گئی ہے۔ اُن کے پاس اسلحہ اتنا تھا

Marfat.com

کہ گویا تیروں کا جنگل نظر آتا تھا اور اُس میں سرخ جھنڈے ایسے لگتے تھے جیسے جنگل میں آگ لگی ہوئی ہو۔ میں پوری جرأت و بہادری کے ساتھ لڑا مگر جب قسمت ہی ساتھ نہ دے تو صرف حوصلہ کیا کر سکتا ہے؟۔ میں جب حملہ کرتا تھا تو نیزے کے ساتھ دشمن کے ہاتھ کی انگوٹھی نکال لیا کرتا تھا۔ جب قسمت نے ساتھ نہ دیا تو انہوں نے مجھے ایسے گھیر لیا جیسے انگوٹھی نے انگلی کو گھیر لیا ہوتا ہے پھر میں نے بھاگ جانے کو ہی غنیمت سمجھا کیونکہ قسمت سے جنگ کرنا نادانی ہے۔''

جس کو قسمت نہ بچائے اُس کو یہ خود اور زر ہیں کیسے بچا سکتی ہیں؟ اگر فتح نصیب میں نہ ہو تو بازو بے کار ہو جاتے ہیں اور وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ تاتاری بڑے ہی شہ زور تھے۔ انہوں نے خود اور زر ہیں پہن رکھی تھیں اور گھوڑوں کے سُموں پر بھی لوہا چڑھا رکھا تھا۔ جب اس لشکر کی دھول نظر آئی تو ہم نے بھی زر ہیں پہن لیں اور خود سر پر رکھ لیئے میں نے اپنے گھوڑے کو اس طرح بڑھایا جیسے ایک دم بادل چڑھ آتا ہے اور میری تلوار بارش کی طرح برس رہی تھی۔ دوسرے پر حملہ آور ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان زمین پر ٹوٹ پڑا ہو۔ فوجوں کے تیر اولوں کی طرح برس رہے تھے۔ اور ہر طرف موت کا طوفان تھا جنگ جو شیروں کو پکڑنے کے لیے اژدھوں جیسی کمندیں استعمال کی جا رہی تھیں نیلے رنگ کا غبار آسمان کی طرف سر پر چھا گیا تھا۔ اور اُس میں تلواریں ایسے چمک رہی تھیں جیسے ستارے رات کو آسمان پر چمکتے ہیں۔

Marfat.com

دشمن کے سواروں کا مقابلہ ہم نے ڈٹ کر کیا اس طرح کہ پیادہ ہو کر اپنی ڈھالیں اُن کی ڈھالوں سے ٹکرا دیں۔ اگر توفیق خداوندی شامل حال نہ ہو تو انسانی جدوجہد کامیاب نہیں ہوتی۔ ہمارے بہادروں کی تلواریں کند نہیں تھیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ستارے گردش میں آ گئے تھے ہم خوب ڈٹ کر لڑے اس طرح کہ جو بھی میدان جنگ سے باہر آتا تھا وہ زخمی اور خون میں لت پت ہوتا تھا۔

وہ بڑے شہ زور جو تیر مار کر ہرن میں سوراخ کر دیا کرتے تھے۔ بدنصیبی کی وجہ سے ان کے تیر ریشم کو بھی نہ چھید کر سکے۔ ہماری صف بندی اتنی شاندار تھی کہ سب ایک تسبیح کے دانوں کی مجمع تھے۔ مگر پھر اس طرح منتشر ہوئے کہ کہیں کے نہیں رہے اور ہم پر ایسی بزدلی چھائی کہ ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیا اور مچھلی کی طرح شکاری کے کانٹے میں پھنس گئے حالانکہ ہمارے پاس ساز و سامان بہت تھا۔ مگر اس افراط کے باوجود ہم موت کا شکار ہو گئے۔ ہماری ڈھالیں قضا کے تیروں کا مقابلہ نہ کر سکیں کیونکہ بدنصیبی آڑے آ گئی تھی اور یہ ثابت ہوا کہ قسمت سے لڑائی نہیں ہو سکتی وہ ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔ خواہ وہ انسان کے حق میں بہتر ہو یا کہ خلاف ہو۔ تقدیر کا نوشتہ کسی بھی صورت میں مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور اس کے لیے کوشش بھی رائیگاں جاتی ہے۔

۵۔ تقدیر ساتھ چھوڑ گئی

دیپل کے شہر میں ایک ایسا بہادر اور شہ زور شخص رہتا تھا کہ وہ بیلچے میں

Marfat.com

سے تیر پار کر دیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ جنگ میں اس کا آمنا سامنا ایک کمبل پوش سے ہو گیا اور وہ شخص جنگ جوئی میں بہرام گور جیسا شخص تھا اور ہمیشہ اپنے کندھے پر کمند ڈالے رکھتا تھا۔ اس بہادر نے کمبل پوش پچاس تیر مارے مگر کوئی تیر اس کے کمبل میں سے نہ گزر سکا۔ مدمقابل شہ زوروں کی طرح آیا اور اسے کمند کے حلقے میں پھانس کر لے گیا اور اپنے پڑاؤ میں لے جا کر خیمے کے دروازے پر ڈال دیا۔ اور اس کی مشکیں باندھ دیں وہ بہادر اور شہ زور شخص اس قدر شرمندہ ہوا کہ ساری رات ایک پل کے لیے بھی نہ سویا۔ صبح اس سے ایک خادم نے دریافت کیا کہ:

''آپ تو لوہے میں سے تیر پار کر دیا کرتے تھے میں حیران ہوں کہ اس کمبل پوش نے تمہیں کیسے اسیر کر لیا؟''

اس نے خون کے آنسو روتے ہوئے کہا کہ:۔

''اگر موت آ جائے تو کوئی بہادر سے بہادر بھی بچ نہیں سکتا۔ میں نیزہ زنی بازی کا اُستاد ہوں یہاں تک کہ رستم کو بھی سبق پڑھا سکتا ہوں۔ مگر جب تقدیر ساتھ تھی تو بیلچے میرے آگے کمبل کی مانند تھے یعنی نرم تھے۔ اب جب کہ میری تقدیر ساتھ چھوڑ گئی تو کمبل بھی میرے لیے بیلچہ بن گیا اگر موت آنے والی ہو تو نیزہ اس کی زرہ میں سے گزر جاتا ہے اور موت اگر نہ آنی ہو تو کرتے میں سے نہیں گزرتا۔ موت کی تلوار جس کے اوپر چمکتی ہے اس کی زرہ اسے کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اگر

Marfat.com

نصیب یاوری کرے تو اس کے ننگے بدن کو تیز چھری بھی نہیں کاٹ سکتی۔ کوئی عقل مند بھی موت کو ٹال نہیں سکتا نہ ہی احمق بدپرہیزی سے مر سکتا ہے بلکہ موت و حیات مقدر پر مبنی ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی موت کو محض دواؤں سے نہیں روک سکتا۔ اور اگر موت کا وقت نہ آیا ہو تو قریب المرگ مایوس اور لاعلاج مریض بھی چھلانگ لگا کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔"

۶۔ قسمت کا لکھا پورا ہوتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا تو اُس نے اپنے باغ کو نظر بد سے بچانے کے لیے گدھے کا سر ایک بیل کی شاخ پر لٹکا دیا۔ کوئی بوڑھا تجربہ کار شخص وہاں سے گزرا تو گدھے کا سر دیکھ کر حیرانگی سے بولا:۔

"کیا خیال ہے کہ یہ گدھا نظر بد کو روک سکتا ہے۔ جب کہ یہ اپنی پشت پر برسنے والے ڈنڈوں کو نہ روک سکا حتیٰ کہ وہ مار کھا کھا کر بے چارہ مر گیا۔ وہ طبیب کسی کو تکلیف سے کیا بچائے گا جو خود تکلیف اور مرض سے مرے گا؟"

"حقیقت یہ ہے کہ ٹوٹکے یا ٹونے نظر بد نہیں روک سکتے جو قسمت میں لکھا ہو وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔"

۷۔ قسمت کے بغیر رزق نہیں ملتا

ایک کمزور ماہی گیر کے جال میں ایک طاقتور مچھلی پھنس گئی۔ ماہی گیر

Marfat.com

میں اتنی طاقت نہ تھی کہ جال پانی سے کھینچ سکے۔ مچھلی نے زور مارا تو جال اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

دام ہر بار ماہی آوردے
ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

ترجمہ:۔ ''جال ہر بار مچھلی لاتا تھا اس بار مچھلی گئی تو جال ہی کو لے گئی۔''

اس معاملے پر دوسرے ماہی گیروں کو اتنا افسوس ہوا وہ اس ماہی گیر کو ملامت کرنے لگے کہ ایسا شکار تیرے جال میں پھنسا اور تو اس کو تھام نہ سکا اس نے کہا کہ:۔

''اے بھائیو! میں کیا کرسکتا تھا کہ یہ مچھلی میرا رزق نہ تھی اور مچھلی کا رزق ابھی باقی تھا''

داناؤں نے کہا ہے کہ:۔

''شکاری قسمت کے بغیر دریا سے مچھلی نہیں پکڑ سکتا اور مچھلی بے موت خشکی پر نہیں مرتی''

۸۔ تقدیر کے سامنے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی

ایک مریض پہلو کے درد کی وجہ سے تڑپ رہا تھا۔ طبیب نے اسے دیکھ کر کہا کہ:۔

''مجھے تعجب ہوگا کہ اگر اس نے آج کی رات پوری کر لی اس

Marfat.com

نادان نے ایک زہریلی گھاس کھالی ہے اب اس کا زندہ رہنا
بہت مشکل ہے"

صبح ہوئی تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مریض شفایاب ہو چکا تھا اور طبیب اسی رات سوئے عدم روانہ ہو گیا تھا۔ظاہر ہوا کہ تقدیر کے سامنے کسی کا کوئی بس نہیں چلتا۔تقدیر ہو کر رہتی ہے۔

۹۔موت سے بھاگنا ناممکن ہے

ایک ایسے آدمی نے جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے ایک ہزار پائے (کنکھجورے) کو مار ڈالا۔ایک صاحب باطن کا وہاں سے گزر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ:۔

"سبحان اللہ! یہ کیڑا ہزار پاؤں رکھتا تھا لیکن جب اُس کی
موت کا وقت آ پہنچا تو ایک بے دست و پا کے ہاتھ سے نہ
بھاگ سکا"

"کیونکہ موت سے بھاگنا ناممکن بات ہے۔"

۱۰۔رزق کا انحصار عقل پر نہیں

ہارون الرشید نے مصر فتح کیا تو اس نے اپنے حبشی غلام خضیب کو اس کا گورنر مقرر کیا کہتے ہیں کہ:۔

"اس کی عقل اور سمجھ اس درجہ کی تھی کہ جب ایک سال بے
موسم بارشوں کی وجہ سے مصر میں کپاس کی فصل تباہ ہوگئی اور

Marfat.com

کاشتکاروں نے اس کے پاس فریاد کی تو کہنے لگا کہ:

''تمہیں اون بونی چاہیے تھی تاکہ تباہ نہ ہوتی''

ایک صاحب دل نے یہ بات سنی تو کہا کہ:

''اگر روزی میں عقل کی وجہ سے اضافہ ہوتا تو بے وقوف سے بڑھ کر کوئی مفلس نہ ہوتا۔ خالق کائنات نادان کو اسی طرح روزی پہنچاتا ہے کہ عقلمند اس میں حیران رہ جاتا ہے''

11۔ دکھ سکھ عزت اور ذلت سب اللہ کی طرف سے ہے

شیخ سعدیؒ کا فرمان ہے کہ ایک دفعہ شام کے ایک شہر میں کہرام برپا ہو گیا تو لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ سپاہی ایک پارسا کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔ اس مرد حق کو قید خانے میں ملنے گیا تو دیکھا کہ وہ نہایت اطمینان سے وہاں بیٹھا ہے اور اس کے چہرے پر ملال یا تردد کا نام ونشان تک نہیں۔ میں نے اس سے پوچھا۔

''کہ آپ اس قدر مطمئن کیوں ہیں؟''

اس نے کہا کہ:

''خواہ عزت اور مرتبہ ہو یا ذلت اور قید۔ میں اسے اللہ کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ عمرو زید کی طرف سے۔ محبوب کے ہاتھ سے جو ملے کھا لو کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ دانا نہیں ہوتا''

Marfat.com

۱۲۔ شہ زور زیادہ فاقے کرتے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی غریب آدمی کا ایک دینار کھو گیا اُس نے بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکا آخر تنگ آ کر اُس نے تلاش کرنا ہی چھوڑ دیا۔ مگر اتفاق سے وہ کسی دوسرے شخص کو مل گیا۔ انسان جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس کی خوش نصیبی یا بدبختی قدرتی طور پر اسی وقت لکھ دی جاتی ہے۔ کوئی شخص اپنی طاقت کے بل بوتے پر روزی نہیں پاتا۔ کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ شہ زور زیادہ فاقہ کرتے ہیں اگر فطرت کی طرف سے مخالفت کا زور ہو تو کوئی ترکیب کامیاب نہیں ہوتی۔

۱۳۔ خدا نے خوش نصیبی کا اختیار کسی کو نہیں دیا

کریم الدین نام کا ایک آدمی بڑا دولت مند اور عزت دار تھا۔ وہ ایک غریب بستی میں رہتا تھا۔ اور اردگرد میں غریبوں کی آبادی تھی تھوڑا بہت سرمایہ اسی کریم الدین کے پاس ہی تھا وہاں ایک عورت اپنے خاوند سے لڑ پڑی اس کا شوہر رات کو خالی ہاتھ گھر لوٹا تھا وہ بولی:۔

''تیرے جیسا بدبخت آدمی میں نے نہیں دیکھا تیرے پاس محرومی کے سوا کیا رکھا ہے؟ کچھ نہیں تو ہمسایوں سے سیکھ لے کہ وہ کس طرح مال کماتے ہیں تو بھی اسی طرح کمایہ کیا کہ گھر آیا تو بس مباشرت کرنے لگا۔ گویا میں تیرے لیے مفت کی رنڈی ہوں کہ جب دیکھا لگ گئے۔ لوگوں کے پاس

Marfat.com

روپیہ پیسہ اور مال ہے تم اُن کی طرح کیوں نہیں بنتے ہو"

یہ لعن طعن سن کروہ سادہ دل شوہر صرف آہ بھر کے رہ گیا۔ بھلا خالی پیٹ سے دھوئیں کے سوا اور کیا نکلے۔ جیسے ڈھول سے صرف آواز ہی نکلتی ہے۔

"اگر مقدر اپنے اختیار میں نہیں ہے تو اسے بدلنے کی کوشش سے کیا ہوگا؟ زبردستی تو یہ کام نہیں ہوتا۔ قدرت نے خوش نصیبی کا اختیار کسی کو نہیں دیا"

۱۴۔ ہر شخص تقدیر کے آگے بے بس اور نصیب کا قیدی ہے

ایک اونٹ کا بچہ جو اونٹنی کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ سفر کے دوران جب وہ تھک گیا تو اپنی ماں سے کہنے لگا کہ:۔

"امی بہت سفر کرلیا اب تو ذرا سا آرام کرلو"

اونٹنی نے جواب دیا کہ:۔

"بیٹا میری مہار میرے ہاتھ میں نہیں ہے اس لیے میں اپنی مرضی سے نہیں ٹھہر سکتی ہوں میں اگر خود مختار ہوتی تو بوجھ کبھی نہ کھینچتی"

ہر شخص تقدیر کے آگے بے بس اور اپنے نصیب کا قیدی ہے۔ اپنی مرضی سے اور تقدیر کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا۔ کشتی وہیں جا کر رکتی ہے جہاں تقدیر چاہتی ہے۔ ناخدا کی برہمی یا ناراضی اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا

Marfat.com

بے کار سمجھتے تھے۔ ہر چیز کا عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔حق کے عارفوں کو اللہ تعالیٰ کا دروازہ کافی ہے کیونکہ اگر وہ کسی کو دھتکار دے تو اس کو کہیں بھی یار نہیں ملتا۔

''اگر اللہ میاں کسی کو خوش بختی عطا کر دیں تو اس کے لیے باعث فخر ہے ورنہ نامرادی تو مقدر ہے ہی۔''

O..........O..........O

Marfat.com

باب 3

ریاکاری

ایک ریا کار دنیا میں بڑا عابد زاہد بنتا تھا جب فرشتوں نے اس کا نامہ اعمال کھولا تو اس میں نیکی کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ جو بزرگ سلوک کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ ان کی توجہ عموماً باطن پر زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ عام لوگ ظاہر داری کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اور بظاہر نیک کام کرتے ہیں حالانکہ اُن میں سے بہت سے لوگوں کا باطن سیہ کاری پر مائل رہتا ہے۔ خدا پرستوں کی ظاہری حالت خراب خستہ رہتی ہے۔ اگر صرف مخلوق سے ہی عزت کرانی ہے تو ظاہر داری کا زہد کافی ہے خواہ باطن کتنا پراگندہ کیوں نہ ہو؟

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا قول بڑا قیمتی ہے کہ ''میں منکر کے مقابلے میں مرید سے زیادہ ڈرتا ہوں''

منکر تو چونکہ میرے عیب ہی بیان کرے گا جس سے میری ریاکاری میں مبتلا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ اس کی بجائے مرید میری خوبیاں اور حسنات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے گا جس سے میرے ریا اور فخر وغرور میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہوگا۔ اس لیے مرید کی طرف سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی، قطب، غوث وابدال ہیں وہ بارگاہ خداوندی کے ادنیٰ غلام اور بندۂ بے دام

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ اس لیے شہنشاہ کی موجودگی میں بھکاریوں سے مانگنا سراسر حماقت ہے یعنی ہر قسم کی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہی رجوع کرنا چاہیے۔ سیپ میں جو موتی ہوتا ہے۔ اس کا سراپنے دامن میں چھپا ہوتا ہے۔ اس طرح جس شخص کے پاس کوئی کمال ہوتا ہے اسے جھک کر اور چھپ کر رہنا ضروری ہے۔

۱۵۔ رات کے چوروں کی ضرورت نہیں

ایک چور کسی ضرورت کے لیے سیتان کے شہر گیا اُس نے ایک کنجڑے سے اپنے کھانے پینے والی چیزیں خریدیں۔ کنجڑے نے اس کا ایک دھیلا دبا لیا۔ تو چور واویلا کرنے لگا:۔

''کہ خدایا اب رات کے چوروں کی ضرورت نہیں ہے''

کیونکہ سیستان والوں نے دن میں ڈاکے ڈالنا شروع کر دیئے ہیں اے اللہ انہیں جہنم رسید کر۔ (آمین)

۱۶۔ چغل خوری سے بچو

ایک شخص نے دوسرے آدمی کی غیبت کی تو ایک عالم نے اسے ٹوک دیا اور کہا کہ:۔

''میرے سامنے لوگوں کی برائی مت کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مجھے تمہارے حق میں بدگمانی ہو جائے کہ چغل خوری تو اس کا پیشہ ہے۔ چغل خوری سے ممکن ہے کہ اُس کا مرتبہ گھٹ جائے لیکن چغلی کرنے والے کا مرتبہ کسی صورت میں

Marfat.com

بڑھ نہیں سکتا اس لیے چغل خوری سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا دراصل کسی کی بدگمانی کرنے سے انسان خود ناقابل اعتبار ہو جاتا ہے۔''

۱۷۔ چغل خور مفت میں بدکاری کرتا ہے

ایک آدمی باتوں کے دوران کہنے لگا کہ:

''چغل خوری کی نسبت چوری بڑی مفید چیز ہے'' میں نے سمجھا کہ یہ مذاق کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ بالکل سنجیدہ تھا میں نے استفسار کیا تو وہ کہنے لگا کہ:۔

''چور تو بہادری سے کام کرتا ہے اور اس سے اس کا پیٹ بھرتا ہے لیکن چغل خور مفت میں بدکاری کرتا ہے جب کہ پیٹ تو اس سے بھرتا نہیں ہے البتہ نامہ اعمال ضرور سیاہ ہو جاتا ہے۔''

۱۸۔ اگر وہ حسد کی وجہ سے دوزخ جائے گا تو تُو چغلی کی وجہ سے

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں زیر تعلیم تھے۔ وہاں انہیں پڑھنے پڑھانے کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہ تھا تو حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک دن میں نے اپنے اُستاد سے یہ شکایت کی کہ ''فلاں طالب علم مجھ سے حسد رکھتا ہے کیونکہ جب میں تکرار وحدیث میں اس کے معنی و مطالب

Marfat.com

بیان کرتا ہوں تو اس کے پیٹ میں بل پڑ جاتا ہے۔‘‘
استاد محترم ۔نے یہ بات سن کر ناگواری کا اظہار فرمایا اور تعجب کے ساتھ کہا کہ:۔
’’تجھے دوست کا حسد پسند نہیں آتا تجھے کس نے کہا ہے کہ غیبت کرنا بڑی نیکی ہے وہ اگر حسد کی وجہ سے دوزخ میں جائے گا تو تو چغلی کی وجہ سے وہیں پہنچے گا۔‘‘
کسی نے خدا کے سامنے حجاج بن یوسف کے بارے میں شکایت کی کہ:۔
’’وہ بڑا سنگ دل اور ظالم حکمران ہے مخلوق خدا کی گریہ زاری کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خداوند تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کا بدلہ تو اس سے لے لے۔‘‘ اس وقت ایک سن رسیدہ شخص یہ بات سن رہا تھا وہ مربیانہ انداز میں کہنے لگا کہ:۔
’’اس کے مظالم کا ضرور اس سے بدلہ لیا جائے گا مگر تم جیسے لوگوں سے بھی انتقام لیا جائے گا جو اُس سے کینہ رکھتے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد کر دو۔ وہ تو خود اُس کی بدکاریوں کا دیکھنے والا ہے وہ مناسب وقت پر ضرور اس کی گرفت کرے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اس کا غرور بھی قابل نفرت ہے لیکن تمہاری بدگوئی کو بھی کسی طرح بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ اُس بدبخت کو اس کے مظالم جہنم میں لے جائیں گے۔ کیونکہ اس کی عیاشیوں نے اس کا نامہ اعمال سیاہ کر رکھا ہے مگر تم لوگ۔ غیبت کر کے اس کے تعاقب میں ہو کہ کہیں وہ اکیلا دوزخ میں نہ چلا جائے اور ہم اس میں

Marfat.com

داخلے سے محروم ہو جائیں اس طرح وہ تو ظلم کی وجہ سے دوزخی ہے مگر تم غیبت کی وجہ سے دوزخ کے حق دار ہو۔

اس حکایت میں حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اپنے ہم جماعت لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا چاہیے کیونکہ ان کی تشہیر کرنے کا مطلب ہے اپنے گروہ کو ننگا کرنا۔

۱۹۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنو

چوکیدار نے ایک چور کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہ ساری رات بڑی تکلیف ومصیبت میں رہا۔ اُسی حالت میں اس کے کان میں کسی شخص کے رونے کی آواز آئی جو اپنی تنگ دستی کا اپنے مولا سے شکوہ کر رہا تھا۔ تو چور نے پکار کر کہا کہ:۔

''اے بھائی! جا خدا کا شکر کر ہاتھ تنگ ہیں تو کیا ہوا میری طرح بندھے ہوئے تو نہیں۔''

ترجمہ: بے سامانی کی وجہ سے زیادہ نہ رو جب کہ:۔

''اپنے سے زیادہ کسی کو بے سروسامان دیکھ لے۔''

۲۰۔ بزرگوں کا دامن مت چھوڑو

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ بچپن میں عید کے دن میں اپنے والد کے ساتھ باہر گیا۔ راستے میں ایک جگہ کھیل کود میں مشغول ہو گیا اور والد کا ساتھ چھوٹ گیا جب کھیل کود

Marfat.com

سے فارغ ہوا اور والد کو نہ دیکھا تو خوف و دہشت سے بے اختیار رونے لگا اتنے میں میرے والد بھی ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں آ پہنچے۔ انہوں نے میرے کان کھینچے اور جھڑک کر کہا کہ:۔

''بیوقوف بچے! میں نے تجھے کئی بار سمجھایا کہ میرا دامن کبھی نہ چھوڑنا'' جو بزرگوں کا دامن چھوڑ دیتے ہیں وہ اسی طرح روتے ہیں۔''

۲۱۔ دشمن کی موت پر خوش مت ہو جاؤ

کوئی شخص نوشیرواں عادل کے پاس خوشخبری لے کر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے فلاں دشمن کو دنیا سے اٹھالیا ہے نوشیرواں نے کہا کہ:۔

''کیا تو نے یہ بھی سنا ہے کہ موت نے مجھے چھوڑ دیا ہے''

''ہمارے لیے دشمن کی موت خوشی کا موقع نہیں ہے کہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کی نہیں ہے۔ ہر ایک کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لہٰذا کسی کی موت پر خوش ہونا حماقت سے خالی نہیں ہے۔ ہر ایک کو موت کو یاد رکھنا چاہیے دوسرے کی موت سے عبرت اور سبق حاصل کرنا چاہیے۔''

۲۲۔ چغل خور کو خیر خواہ مت جانو

ایک پاک باطن شخص سے کسی نے آ کر پوچھا کیا تجھے معلوم نہیں کہ فلاں آدمی نے پیٹھ پیچھے تجھے کیا کہا ہے؟

نیک آدمی نے کہا کہ:۔

Marfat.com

''اے بھائی خاموش رہ دشمن نے جو کچھ کہا ہے اس کا نہ جاننا بہتر ہے''

داناؤں نے کہا ہے کہ:۔

''وہ لوگ جو دشمن کو پیغام پہنچاتے ہیں دشمن سے بھی زیادہ دشمن ہیں۔ کوئی شخص دشمن کی بات دوست کے پاس نہیں لے جاتا سوائے اس کے جو دشمن کا دوست ہو۔''

چغل خور پرانی لڑائی تو تازہ کرتا ہے اور ایک سادہ دل نیک طبع آدمی کو غصہ دلاتا ہے جو شخص فتنہ انگیزی کرے اس سے دور بھاگو چغل خوری کرنے سے یہ بہتر ہے کہ انسان کے پاؤں میں زنجیر پڑی ہو اور وہ اندھے کنوئیں میں قید ہو۔ دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی مانند ہے اور بدبخت چغل خور وہ لکڑہارا ہے جو اس آگ میں ایندھن لا کر ڈالتا ہے تا کہ آگ اور بھڑکے۔ اور وہ تماشہ دیکھے۔

۲۳۔ اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ سلامت نے اپنے غلاموں سے ایک راز کی بات کہی اور انہیں منع کر دیا کہ اس بات کو کسی دوسرے پر ظاہر نہ کرنا۔

ایک سال تک تو کسی نے بات نہ کی مگر ایک سال کے بعد اُن غلاموں میں سے کسی نے اپنے دوست سے بادشاہ کا بھید ظاہر کر دیا اور اسے تاکید بھی کر دی کہ ''یہ کسی دوسرے کو نہ بتانا'' اس کے دوست نے اسی طرح کسی دوسرے کو یہ بات بتا دی۔ ہوتے ہوتے یہ بات ساری طرف پھیل گئی تو بادشاہ کو علم ہوا تو اس نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ:۔

Marfat.com

''ان غلاموں کے سر قلم کر دو۔''

ان غلاموں میں سے کسی ایک نے امان چاہی۔ اور عرض کہ:۔

''اے بادشاہ! اپنے غلاموں کو قتل نہ کر۔ کہ اس خطا کی ابتدا آپ نے خود کی ہے تو نے شروع ہی میں چشمے کا منہ کیوں بند نہ کیا۔ جب وہ سیلاب بن گیا تو اس کے آگے بند باندھنے سے کیا فائدہ؟ تو نے جب تک بات منہ سے نہیں نکالی تیرا اس پر قابو ہے جب تو نے منہ سے نکال دی تو وہ تیرے اوپر قابو پالے گی۔ اس لیے سب سے بہتر اور عمدہ طریقہ یہی ہے کہ کسی سے بھی اپنے راز کی بات نہ کرو۔ خواہ کوئی کتنا ہی دوست اور مخلص ہو کبھی بھی راز کی بات نہ کرو۔

۲۴۔ غیبت کرنے سے عزت کم ہوتی ہے

ایک شخص نے ایک دانا کے سامنے کسی دوسرے آدمی کی بدگوئی کی تو دانا نے کہا کہ:۔

''بھائی! میرے سامنے کسی کی بدگوئی نہ کر ایسا نہ ہو کہ میں تیرے بارے میں بھی بدگمان ہو جاؤں۔ میں مانتا ہوں کہ تُو جس کی غیبت کر رہا ہے اس کی عزت گھٹ جائے گی لیکن اُس سے تیری عزت میں بھی تو اضافہ نہیں ہوگا بلکہ تیری عزت بھی کم ہو جائے گی۔'' اس لیے بہتر یہی ہے کہ کسی کی غیبت نہ کریں کیونکہ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۵۔ غیبت کرنے والا سب سے بڑا بدبخت ہے

چند صوفی ایک مجلس میں اکٹھے بیٹھے تھے اور باتیں کر رہے تھے۔ تو ان

Marfat.com

میں سے کسی ایک نے ایسے آدمی کی بدگوئی کی جو وہاں موجود نہ تھا۔ حاضرین مجلس میں سے ایک مرد صفا نے اس سے پوچھا کہ:۔

''کیوں دوست! تو نے کبھی فرنگیوں سے جہاد کیا ہے؟''

تو اس نے جواب دیا کہ:۔

''میں نے تمام عمر اپنی چار دیواری سے باہر قدم نہیں رکھا''

درویش باصفا نے کہا کہ:۔

''یارو! میں نے ایسا بدبخت کوئی نہیں دیکھا کہ کافر تو اسی کی لڑائی اور حملے سے بے فکر ہو کر امن اور چین کی بانسری بجائے اور مسلمان اس کی زبان کا شکار ہو۔''

۲۶۔ عیب کا پرچار نہ کرو

ایک دفعہ ایک پرہیز گار آدمی نے ایک لڑکے سے مذاق کیا۔ اُس کے دوسرے ساتھیوں کو یہ بات اچھی نہ لگی اور وہ اس کی پیٹھ پیچھے اس کی عیب جوئی کرنے لگے۔ ہوتے ہوتے بات ایک صاحب نظر تک جا پہنچی تو اس نے کہا کہ:۔

مَدِر پردہ بریار شوریدہ حال
نہ طیبت حرام است و غیبت حلال؟

ترجمہ: پریشان حال دوست کا پردہ چاک نہ کر۔ یہ نہیں ہے کہ مذاق تو حرام ہے اور غیبت حلال؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ مذاق اور غیبت دونوں حرام ہیں دونوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔

Marfat.com

۲۷۔ اپنی حیثیت سے نہ بڑھو

ایک پارسا کے لڑکے کو اپنے چچا کے مرنے پر بہت سا مال و دولت ترکہ میں ملا۔ مال مفت دل بے رحم

اس پارسا کے لڑکے نے دونوں ہاتھوں سے یہ مال و دولت عیاشی و بدکاری میں اڑانا شروع کر دی۔ میں نے ایک بار اسے نصیحت کی کہ:۔

''اے بیٹے! آمدنی سے زیادہ خرچ نہیں کرنا۔ چاہیے کہ اس کا نتیجہ ہمیشہ برا ہوتا ہے لہو و لعب کو چھوڑ دے اور پسندیدہ طرز عمل اختیار کر ایسا نہ ہو کہ دولت ختم ہو جائے اور تجھے تکلیف ہو''

اس نوجوان نے میری نصیحت کی کوئی پرواہ نہ کی اور کہا کہ:

''آج کی راحت کو چھوڑ کر کل کے غم میں دبلا ہونا محض حماقت ہے''

میں نے سمجھ لیا کہ بے وقوف آدمی پر کلام نرم بے اثر ہے چنانچہ اس سے کنارہ کش ہو گیا اور داناؤں کے اس قول پر عمل کیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔

ترجمہ: ''جو چیز تجھ پر واجب ہے تو لوگوں تک پہنچا دے اگر کوئی قبول نہ کرے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔'' کچھ عرصہ کے نتیجہ ویسے ہی ہوا جس کی مجھے ندا تھی نوجوان نے تمام جائیداد عیاشی اور فضول خرچی میں برباد کر ڈالی اور ٹکڑے ٹکڑے کا محتاج ہو گیا اور میں نے اسے کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔ تو مجھے سخت غصہ آیا اور جی میں آیا کہ اس سے کہوں کہ ''کیوں میں تجھے اس دن سے ڈراتا نہ تھا؟ پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ اس حالت میں میری بات

Marfat.com

اس کے زخموں پر نمک چھڑکے گی اور اس کے دکھ میں اضافہ ہوگا۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اس نصیحت میں واضح کیا ہے کہ ہر انسان کو اسراف سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے اور شیطان انسان کو برے کام کروا کر پریشانیوں میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ وہ انسان کا ازلی دشمن ہے جس کی قرآن پاک میں بار بار وضاحت کی گئی ہے۔

۲۸۔ جس کا کام اُسے ہی ساجھے

ایک دفعہ ایک آدمی آشوب چشم میں مبتلا ہوگیا۔ اور علاج کے لیے ڈاکٹر یعنی جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس گیا اور آنکھوں کی دوائی مانگی تو جانوروں کے ڈاکٹر نے وہی دوا جو جانوروں کی آنکھوں میں لگاتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں لگا دی اس دوا سے اس کی آنکھ ٹھیک ہونے کی بجائے وہ اندھا ہوگیا اور وہ ڈاکٹر سے جھگڑنے لگا۔ معاملہ عدالت تک پہنچ گیا تو قاضی نے فیصلہ دیا کہ:۔

''ڈاکٹر پر کوئی تاوان نہیں اگر یہ شخص گدھا نہ ہوتا تو جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس کیوں جاتا؟''

داناؤں کے نزدیک یہ کم عقلی کی بات ہے کہ ''ایسے کام کو کسی ناتجربہ کار آدمی کے سپرد کیا جائے جس کے لیے تجربہ اور مہارت فن لازم ہو''

۲۹۔ مقام فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے

ایک دفعہ ایک مرشد کامل اپنے مرید سے فرما رہے تھے کہ:۔

''اے بیٹے! انسان کو جتنا لگاؤ رزق سے ہے اگر اتنا رزق

Marfat.com

دینے والے سے ہوتا تو اس کا مقام فرشتوں سے بڑھ جاتا"

مرشد کی نصیحت پر عمل کرنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

۳۰۔ دکھ پہنچانے والے سے لوگ دور رہتے ہیں

ایک دفعہ بچھو سے لوگوں نے پوچھا کہ:۔

"تو سردیوں میں باہر کیوں نہیں نکلتا؟

اس نے جواب دیا کہ:۔

"گرمیوں میں میری کونسی عزت ہوتی ہے کہ سردیوں میں باہر نکلوں"

۳۱۔ غریب بہشت میں پہلے جائیں گے

دو آدمی قبرستان میں بیٹھے تھے ایک اپنے دولت مند باپ کی قبر پر اور دوسرا اپنے درویش باپ کی قبر پر۔

"امیر زادے نے درویش لڑکے کو طعنہ دیا کہ:۔

"میرے باپ کی قبر کا صندوق پتھر کا ہے اس کا کتبہ رنگین اور فرش سنگ مرمر کا ہے۔ اور فیروزے کی اینٹ اس میں جڑی ہوئی ہے اس کے مقابلے میں تیرے باپ کی قبر کیسی خستہ حال ہے؟ کہ دو مٹھی مٹی اس پر پڑی ہے اور دو اینٹیں اس پر رکھی ہیں۔"

درویش زادے نے جواب دیا کہ:۔

"یہ درست ہے لیکن یہ بھی تو سوچو کہ قیامت کے دن جب

Marfat.com

مردے قبروں سے اُٹھائے جائیں گے۔ اس سے پہلے کہ تیرا باپ بھاری پتھروں کے نیچے جنبش کرے میرا باپ جنت میں پہنچا ہوگا۔‘‘

۳۲۔ استاد کو انعام واکرام سے سرفراز کیا

ایک مرتبہ ایک عالم وفاضل استاد سے ایک شہزادہ بھی تعلیم پاتا تھا۔ استاد دوسرے طلبا کی نسبت شہزادے پر بہت سختی کرتا تھا۔ ایک دن شہزادے نے آ کر اپنے باپ سے شکایت کی اور اپنی قمیض اتار کر استاد کی مار کے نشانات بھی باپ کو دکھائے۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور اس نے استاد کو بلا کر پوچھا کہ:۔

’’تو دوسرے شاگردوں پر اتنی سختی کیوں نہیں کرتا جتنی میرے فرزند پر؟‘‘

استاد نے جواب دیا کہ:۔

’’شہزادے نے بڑے ہو کر بڑی ذمہ داری سنبھالنی ہے اس لیے اسے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ عاقل اور قابل ہونا چاہیے بادشاہ کے ہاتھ اور زبان سے جو حرکت ہوتی ہے اس پر دنیا کی نظر ہوتی ہے اور عوام میں اس کا چرچا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عام لوگوں کے قول وفعل کی چنداں اہمیت نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ میں شہزادے کو تعلیم دینے اور اُس کے اخلاق سنوارنے میں دوسروں سے امتیازی سلوک کرتا ہوں‘‘

Marfat.com

اگر صد عیب دارد مرد درویش
رفیقانش یکے از صد نداند

ترجمہ:۔ ''اگر ایک درویش میں سو عیب ہوں تو اس کے ساتھی سو میں سے ایک کو بھی نہیں جانتے''

اگر یک ناپسند آیدٗ از سلطان!
ز اقلیمے با اقلیمے رسانند

ترجمہ:۔ ''اگر بادشاہ سے ایک ناپسندیدہ فعل سرزد ہو جائے تو اس کا چرچا ایک ملک سے دوسرے ملک تک ہو جاتا ہے۔

بادشاہ کو استاد کا جواب پسند آیا تو اس نے استاد کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور اس کا عہدہ بڑھا دیا۔

۳۴۔ عقل مند دعا کو غنیمت جانتے ہیں

ایک بادشاہ کا وزیر بڑا نیک اور وفادار تھا۔ وہ ہر کام میں پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھتا تھا اور پھر ہر کام میں بادشاہ کی اطاعت کرتا۔ بادشاہ بھی ان حالات سے واقف تھا اور وہ وزیر کی قدر کرتا تھا مگر وزیر کے دشمن حسد میں جلتے رہتے تھے اور وہ ہر وقت اس تاڑ میں رہتے تھے کہ نیک سرشت وزیر کو بادشاہ کی نظروں میں کس طرح گرا سکیں؟

ایک دفعہ اُن حاسدوں کو معلوم ہوا کہ وزیر نے کئی لوگوں کو اس شرط پر روپے قرض دے رکھے ہیں کہ جب بادشاہ مر جائے گا تو یہ قرض وصول کر لیا

Marfat.com

جائے گا۔ ایک حاسد بادشاہ کے پاس آیا اور کہا کہ:

''جہاں پناہ! یہ وزیر آپ کا خیرخواہ نہیں ہے۔ اس نے لوگوں کو اس شرط پر قرض دے رکھا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد لوگوں سے واپس لیا جائے گا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ آپ کی موت کا خواہاں ہے تاکہ آپ کے بعد لوگوں سے روپیہ واپس لے کر عیاشی کی جائے۔''

بادشاہ نے وزیر کو طلب کیا اور پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

وزیر نے دست بستہ عرض کی کہ:۔

''عالم پناہ! یہ سچ ہے کہ میں نے اس شرط پر لوگوں کو روپے دیئے ہوتے ہیں۔ لیکن میں نے یہ بات خیرخواہی سے کی ہے۔ بدخواہی سے نہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ بے چارے مقروض ہمیشہ آپ کی زندگی کی اور سلامتی کے لیے دعا کرتے رہیں۔ تاکہ انہیں قرض واپس کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ عقلمند آدمی دعا کو غنیمت جانتے ہیں تاکہ مصیبت کے تیر کے سامنے زرہ کا کام دے۔ بادشاہ کو وزیر کا جواب بہت پسند آیا تو اس نے حاسدوں کو سزا دی اور وزیر کا رتبہ بڑھا دیا۔ حاسد ہمیشہ نقصان میں رہتا ہے اور اپنے حسد میں ہی جلتا کڑتا رہتا ہے لہٰذا حسد سے بچنا چاہیے۔ یہ گناہ کا کام ہے اس کے مقابلے میں رشک کرنا چاہیے اور محنت اور لگن سے کام کرنا چاہیئے حسد سے ہر وقت پناہ مانگی جائے۔''

۳۴۔ غیبت جائز ہے؟

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ:۔

میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ:۔

Marfat.com

دوسروں کے عیب گننا اور پیٹھ پیچھے برا کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔
لیکن تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی غیبت کرنا اور ان کے عیب ظاہر کرنا جائز ہے"

i۔ اوّل بے انصاف بادشاہ (حاکم)

اس کی بے انصافی کا ذکر کرنا۔ خلق خدا کو اس کے شر اور دھاندلی سے محفوظ رکھے گا۔

ii۔ دوسرا بے حیا آدمی:

چونکہ وہ شرم و حیا کا پردہ خود پھاڑ دیتا ہے اس لیے اس کی بے حیائی پر پردہ ڈالنا بھی جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

iii۔ کم تولنے والا دکاندار:

اس کی بے ایمانی لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا چاہیے تا کہ وہ اس سے بچ کر رہیں اور ان کو نقصان نہ ہو۔

ان تین اشخاص کے علاوہ کسی اور آدمی کی غیبت کرنا بہرصورت گناہ ہے۔ اور اس امر سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ جہنم رسید ہو کر سزا بھگتنا پڑے گی۔

۳۵۔ دو چیزیں حرام

اگر کوئی دوست باہر سفر پر چلا جائے تو پس ماندہ دوستوں پر دو چیزیں حرام ہوتی ہیں۔

Marfat.com

i۔ ایک تو ناحق اس کا مال نہ کھائیں۔

ii۔ دوسرے اس کی بدنامی نہ کریں۔

جو شخص تمہارے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ اسی طرح دوسروں کے سامنے تمہاری برائی بھی کرسکتا ہے۔ اس لیے تمہیں دوسروں کی غیبت پر خوش نہیں ہونا چاہیے اور اُس سے اپنی نیک نامی کی توقع نہیں کرنی چاہیے۔

۳۶۔ ظالم بیوی کا بوجھ

ایک نوجوان کی اپنی بیوی سے نہیں بنتی تھی اس نے کسی بزرگ سے اپنا دکھڑا سنایا اور کہنے لگا کہ:۔

''میں اپنی ظالم بیوی کا بوجھ اسی طرح برداشت کرتا ہوں جس طرح چکی کا نچلا پاٹ اوپر والے پاٹ کا وزن اٹھاتا ہے''

بزرگ نے جواب دیا کہ:۔

''اگر بیوی کی طرف سے سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو صبر کر یہ شرم کی بات نہیں۔ اگر دن کو تو نچلا پاٹ بنتا ہے تو کیا ہوا؟ رات کو اوپر کا پاٹ بن جاتا ہے۔''

گلاب کی جس شاخ سے آدمی نے پھول سونگھا ہو تو اُس شاخ کے کانٹوں کو بھی ہنس کر برداشت کرنا چاہیے۔ جس درخت کا پھل ہمیشہ کھاتے ہیں اگر اس کے کانٹے چبھ جائیں تو صبر سے برداشت کریں۔

Marfat.com

۳۷۔ اچھائی کو لے لو اور برائی کو چھوڑ دو

ہر انسان میں فطری کمی وبیشی ضرور ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں میں نمایاں فرق نظر آتا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی کالا ہے تو دوسرا گورا بھی ہے۔ کوئی نیک ہے تو بد بھی دوسرا ہے۔ ہر جنس میں اچھے اور برے دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ہر چیز میں اچھائی یا برائی کے دونوں پہلو نظر آتے ہیں۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ اچھائی کو لے لو اور برائی کو چھوڑ دو۔ جس طرح پستے کا مغز تو کھا لیا جاتا ہے اور چھلکے پھینک دیتے ہیں۔

۳۸۔ حکم خداوندی کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کرتا

ایک فقیر نے کسی درویش کو دیکھا۔ جو نشے کی حالت میں بدمست ہو رہا تھا۔ اسے دیکھ کر فقیر اپنے زہد پر فخر وغرور کرنے لگا۔ پھر اس نے تکبر کی وجہ سے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

وہ بدمست فقیر سر اٹھا کر کہنے لگا:۔

"اگر خدا نے تجھ پر انعام کیا ہے تو اس کا شکر ادا کر۔ تکبر نہ کر کیونکہ غرور کرنے والوں کو محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ جس طرح شیطان تکبر کی وجہ سے ذلیل اور مردود ہو گیا اور کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر ہنسنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ خدانخواستہ کل تم بھی کسی مصیبت میں پھنس گئے تو پریشان ہو جاؤ گے۔ کیا خبر کہ قسمت کے پھیر سے کل تو بھی میری طرح نشے سے بدمست ہو کر گر پڑے۔ اور

Marfat.com

لوگ تجھ پر ہنسیں)۔ اگر خدا نے تجھے مسجد میں بیٹھنے کی توفیق دی ہے تو آتش کدوں میں بیٹھنے والوں کی ہنسی تو نہ اڑا۔ ایسا نہ ہو کہ خدا انہیں مسجد میں اور تجھے آتش کدے میں پہنچا دے۔''

مسلمان کو ہر حال میں خدا سے ڈرنا اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے آتش پرستوں جیسا زنار تیرے نہیں بندھوایا۔ حکم خداوندی کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ زمین و آسمان تقدیر الٰہی کے پابند ہیں اور قیدی کی طرح بے بس ہیں۔ کائنات کی کوئی شے دائرہ تقدیر سے باہر نہیں ہے۔ اس لیے اپنے عمل پر غرور کرنے کی بجائے تقدیر الٰہی سے خوفزدہ اور ذات باری پر متوکل ہونا چاہیے۔ اگر انسان کو توکل نصیب ہو جائے تو یہ بڑی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

۳۹۔ گداگر کو تکبر زیب نہیں دیتا

انسان کی پرورش خوراک سے نہیں ہوتی بلکہ پرورش کرنے والا تو لطف خداوندی ہے۔ خوراک تو اس کی صرف ظاہری صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو بے شمار اور بے بہا انعامات ہر وقت انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ان کے شکریے میں چھری اور تلوار سے اپنی گردن بھی کٹوا لے تو بھی شکر کا حق ادا نہیں ہوتا۔ انسان اگر عبادت کرے تو یہ نہ سمجھے کہ وہ ریاضت کر رہا ہے بلکہ یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کرا رہا ہے اور اسی کی توفیق سے عبادت کے لیے کھڑا ہے۔ ذکر الٰہی و تسبیح ایک قسم کی خدا کے دربار کی گدائی ہے اور گداگر کو تکبر

Marfat.com

زیب نہیں دیتا۔

اس لیے اپنی ذات کو درمیان سے ہٹا دے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تو نے بہت بڑی عبادت کی ہے تو کیا تیری یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بدل ہوسکتی ہے قطعاً نہیں قطعاً نہیں قطعاً نہیں۔

۴۵۔ تقدیر کی چابیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں

ابوبکر سعدؒ ایک نیک اور سعادت مند فرزند تھے وہ زمانے کے لوگوں کی فریادیں سنتا تھا اور بے سہاروں کو سہارا دیتا تھا۔ اور مظلوموں پر شاہانہ انعام و اکرام کرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی مہربانیوں کا شکر ادا کرنا بھی ناممکن ہے سفر سومنات سے مجھے جو نصیحت ملی ہے۔ وہ آج تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں جب بھی علیم و خبیر اللہ تعالیٰ کے آگے دعا کے ہاتھ بلند کرتا ہوں تو مجھے وہ چینی جیسا بُت یاد آجاتا ہے وہ میری خود بینی کو شکست دے دیتا ہے مجھے احساس ہوتا ہے کہ اگر خدا مجھے ہاتھ اٹھانے کی توفیق نہ دیتا تو یہ ہاتھ کبھی نہ اٹھ پاتے۔ نیکی اور عبادت کا دروازہ یوں تو ہر ایک کے لیے کھلا ہے مگر عبادت وہی کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ دربار شاہی میں حاضری اسی کو نصیب ہوتی ہے جس کے طلبی کا فرمان جاری ہوتا ہے ورنہ کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ قادر مطلق خدا کی ذات ہے اور تقدیر کی چابیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اسی لیے کسی راہ راست کو بھی نہ گھمنڈ اور تکبر نہیں کرنا چاہیے کہ میں راستی پر ہوں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ تو راہ راست پر چل رہا ہے۔ ورنہ دیکھ تمہارے جیسے کتنے

Marfat.com

گمراہ ہو چکے ہیں اور ان کو ہوش بھی نہیں ہے۔ اللہ کا شکر بار بار کر۔

۴۱۔ تقدیر کا نوشتہ نہیں مٹتا

جب تقدیر کا قلم کسی کو نیک طبع لکھ دیتا ہے تو پھر وہ شخص بدکاری کرنا بھی چاہے تو تب بھی نہیں کر سکتا۔ جس ذات باری تعالیٰ نے سانپ میں زہر پیدا کیا ہے اسی نے مکھی میں شہد بھر دیا ہے اگر اللہ پاک کسی ملک کو برباد کرنا چاہے تو اس کے باشندوں کو بادشاہ کی طرف سے بدظن اور بیزار کر دیتا ہے جس بادشاہ پر خدا کی رحمت ہو اسے مخلوق کی خدمت پر مامور کر دیتا ہے۔ مگر جو شخص راہ راست پر ہو اسے مغرور نہیں ہونا چاہیے کیونکہ خدا کی راہنمائی سے اسے راہ راست نصیب ہوئی ہے اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر صراط مستقیم پر کھڑا نہ کر دیتا تو یہ اپنے آپ اٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نہایت مؤثر انداز میں نصیحت فرماتے ہیں کہ اگر تو راہ طریقت پر چل پڑا ہے تو سلوک کے اس راستے میں تجھے مردان خدا اور صوفیائے باصفا سے ملاقات کا موقع ملے گا۔ اللہ پاک جس کی رہنمائی فرماتے ہیں اور اسے اپنے پاس بلاتے ہیں تو اس کی میزبانی بھی عجیب کرتے ہیں اور عزت و حرمت کے دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلاتے ہیں جس شخص کو اس مقام تک رسائی حاصل ہو جائے اسے کھانے پر تنہا نہیں ٹوٹ پڑنا چاہیے بلکہ اپنے پسماندہ ساتھیوں کو بھی یاد کر کے انہیں بھی وہاں تک لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Marfat.com

۴۲۔اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

جس شخص کو دل کی فراغت اور بدن کی طاقت حاصل ہو اسے عبادت میں کاہلی سے بچنا چاہیے۔اس کی مثال یوں ہے کہ:

جیسے ایک کھلاڑی کے سامنے پورا میدان کھلا ہوا ہو اور گیند بھی ہاتھ میں ہو پھر بھلا وہ گیند پھینکنے میں دیر کیوں کرے؟ جوانی میں مجھے ان دنوں کی قدر نہ ہوئی مگر اب قدر معلوم ہوئی مگر جوانی کے دن نہ رہے اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

قضا و قدر نے مجھ سے زندگی کا ایسا دور چھین لیا ہے جس کے دن شب قدر جیسی فضیلت رکھتے تھے۔

یہی حال اس بوڑھے آدمی کا ہے جو جوانی میں غفلت کا شکار رہا ہو اور بڑھاپے میں عبادت کرنے لگے۔حالانکہ وہ اس عمر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

در جوانی تو بہ کردن شیوۂ پیغمبری
در پیری گرگ می شود پرہیزگار

ترجمہ:۔جوانی کے عالم میں توبہ کرنا پیغمبروں کا طریقہ ہے اور بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔(کیونکہ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا ہے)

۴۳۔ہمت نہیں ہارنی چاہیے

جب کوئی برتن ایک بار ٹوٹ جاتا ہے تو اسے کوئی کاریگر کتنی بھی خوبصورتی

Marfat.com

سے بھی اُس کی مرمت کرے وہ اصل حالت میں نہیں آ سکتا۔ اور نہ وہ اپنی پہلی قیمت ہی دے سکتا ہے۔ اسی طرح بوڑھا آدمی جوانوں جیسا کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی عمر کا پیالہ بڑھاپے کے سبب ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔ اس کی مرمت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس کے باوجود جوانی جیسا لطف کہاں۔ اپنے آپ کو دریا میں نہیں گرانا چاہیے لیکن اگر گر جائے تو پھر ہاتھ پاؤں مارنا ضروری ہیں۔ اسی طرح تجھے اپنے عمل کو بڑھاپے پر موقوف نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کر ہی چکے ہو تو اب جو کچھ بھی ہو سکتا ہے اس سے دریغ مت کر کوئی شخص اگر لاپرواہی کے سبب صاف پانی ضائع کر چکا ہے تو پھر اسے تیمّم کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص تیز رفتاری کا ساتھ نہ دے سکے تو اسے پھر بھی سفر کو گرتے پڑتے جاری رکھنا چاہیے اور جس طرح بھی ہو سکے سفر طے کرنا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ تیز رفتار لوگ تجھ سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں گے لیکن اگر کوئی سست رفتار ہمت نہ ہارے تو اسے منزل بھی مل جاتی ہے۔ بے شک دیر سے ہی سہی۔ اس لیے آہستہ ہی سہی مگر اسے چلتے رہنا چاہیے۔

Marfat.com

۴۴۔ یہ ریشم تو میں نے کیڑوں سے چھینا تھا

یہ سب کو معلوم ہے کہ مردے کا کفن خواہ ریشم کا ہو یا کھدر کے کپڑے کا۔ قبر دونوں کو تار تار کر دیتی ہے اور مردے کی لاش کو کیڑے کھا جاتے ہیں۔ اس لیے نیک عمل سے اس کا نعم البدل کرنا چاہیے۔

جمشید بادشاہ کی ایک محبوبہ تھی جو بڑی ناز و نخرے والی اور دلکش تھی۔ کچھ عرصے کے بعد وہ مر گئی تو بادشاہ نے اپنی محبوبہ کو ریشم کے کپڑوں کا کفن دے کر دفن کیا۔ کچھ عرصے کے بعد جب قبر شکستہ ہو گئی تو بادشاہ وہاں گیا تو اس نے دیکھا کہ کیڑے اس کی محبوبہ کا کفن کھا چکے ہیں۔

بادشاہ مغموم و پریشان ہو کر بولا۔ یہ ریشم تو میں نے کیڑوں سے چھینا تھا۔ اور اب کیڑوں نے اس سے چھین لیا ہے۔ اسی دوران وہاں ایک گویا گا رہا تھا کہ:۔

> ”ہم مر جائیں گے اور ہمارے بعد بہتیرے پھول کھلتے اور لالہ زار مہکتے رہیں گے۔ ساون بھادوں بھی آتے جاتے رہیں گے۔ مگر ہم مٹی بن چکے ہوں گے اور ہماری مٹی سے لوگ اینٹیں پاتھ لیں گے“

انسان کو اس موقع کو یاد رکھنا چاہیے اور زندگی گزارنے کے لیے اس موقع کو راہ عمل بنانا چاہیے تاکہ قبر کے اندر تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ ہو جب کہ وہاں کوئی معاون و مددگار نہ ہو گا۔ صرف اور صرف اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔

Marfat.com

۴۵۔ او تیشہ والے! ذرا دھیرے سے تیشہ چلا

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن مٹی کے ڈھیر پر کدال ماری تو اس میں سے یہ دردناک آواز آئی کہ:۔

''او تیشہ والے! ذرا دھیرے سے تیشہ چلا کہ یہاں بھی آنکھ' کان' چہرہ اور سر ہے'' یعنی یہ مٹی لوگوں کی کھوپڑیوں کی خاک ہے۔ دنیا میں آدمی اپنے جسم کو گرد و غبار سے کتنا ہی بچایا کرے مگر قبر میں جانے کے بعد اس کی کھوپڑی اور آنکھوں میں مٹی ضرور بھر جائے گی۔ ایک رات میں (حضرت شیخ سعدیؒ) سفر کرنے کے ارادے سے سویا ہوا تھا خیال یہ تھا کہ صبح منہ اندھیرے اٹھ کر کسی قافلے کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا مگر اچانک ایک بگولہ آیا۔ جس نے پورے ماحول کو سیاہ کر دیا اور ہر طرف تاریکی چھا گئی۔

۴۶۔ ہر شخص کی روح قبر کی طرف بھاگی جا رہی ہے

کسی جگہ پر راستے پر ایک لڑکی اپنی اوڑھنی سے باپ کے جسم پر سے گرد و غبار صاف کر رہی تھی۔ باپ بہت متاثر اور خوش ہو رہا تھا اور بولا کہ:۔

پیاری بیٹی! تو میرے لیے کس قدر پریشان ہے تجھے مجھ سے کتنی محبت ہے مگر قبر کے اندر جب آنکھوں میں مٹی بھر جائے گی تو پھر اسے اوڑھنیوں سے صاف نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص کی روح قبر کی طرف بھاگی چلی جا رہی ہے جس طرح سرکش گھوڑے کو روکنا مشکل ہے اسی طرح رخت عمر کو بھی تھامنا مشکل ہے۔ موت آتے ہی اُس گھوڑے کی رکاب توڑ دے گی۔ روح اور جسم کا تعلق ختم کر

Marfat.com

دے گی۔ پھر یہ سوار لازمی طور سے قبر کے گڑھے میں جا گرے گا''؟

۴۷۔ اگر دوست کو ناراض نہ کرتا تو آج دشمن کا ظلم نہ سہتا

ایک نادان شخص بادشاہ سے لڑ پڑا۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کرا کے اس کے دشمن کے حوالے کر دیا اور کہا کہ:۔

''اس کی گردن اڑا دے''

اس کینہ پرور دشمن کے ہاتھ میں قید ہو کر وہ شخص بڑی گریہ زاری کرنے لگا اور خود سے کہنے لگا کہ:۔

''اگر میں دوست کو ناراض نہ کرتا تو آج دشمن کا ظلم برداشت نہ کرنا پڑتا''

جو شخص دوست کو ناراض کرے دشمن اس کی کھال ادھیڑ دیتا ہے یعنی تو نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا تو شیطان نے تیری عاقبت برباد کر دی۔ یہ نیک نامی نہیں ہے کہ دشمن کو خوش کرنے کے لیے دوست کی دل آزاری کی جائے۔

۴۸۔ جنت میں گنہگار کس طرح جا سکتا ہے؟

ایک غریب آدمی مٹی گارے سے بھرا ہوا مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ بڑا حیران ہوا کہ مجھ جیسا گنہگار مسجد میں کیسے آ گیا؟ ایک نمازی نے اسے دیکھ کر جھڑک دیا اور کہا کہ:۔

''مسجد میں آیا ہے تو ذرا اپنی شکل و صورت تو دیکھ۔ اپنا لباس تو دیکھ اسے مسجد کے قابل بنا''

Marfat.com

یہ بات سن کر عقلمند غریب آدمی کے دل پر ایک چوٹ سی لگی کہ جب مسجد میں مٹی سے آلودہ آدمی نہیں آ سکتا تو جنت میں گنہگار کس طرح جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو بہت پاک وصاف مقام ہے۔ وہاں گنہگاروں کو کون داخل ہونے دے گا؟''

۴۹۔ بلی پاخانہ کرنے کے لیے صاف ستھری جگہ تلاش کرتی ہے

بلی پاخانہ کرنے کے لیے صاف ستھری جگہ تلاش کرتی ہے اور فراغت کے بعد گندگی پر مٹی ڈال کر ڈھانپ دیتی ہے۔ گویا کہ بلی کو یہ بات پسند نہیں کہ اس پر کسی کی نظر پڑے۔

مگر اے انسان! تجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ تیری بدکاریوں اور کرتوتوں کو کوئی دیکھے گا تو اسے کتنا برا محسوس ہوگا۔ تجھے بھی چاہیے کہ اس پر توبہ کا پردہ ڈال دے تاکہ تیرے گناہ ختم ہو جائیں۔

اگر کوئی غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگ گیا ہو تو پھر وہ صدق دل سے توبہ کر کے واپس آ جائے تو مہربان آقا اسے زنجیروں سے جکڑنے اور قید کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اسی طرح تو اگر تائب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آ جائے تو تیرا معاملہ بھی رفع ہو سکتا ہے۔

۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ موسم سرما میں درخت پتوں سے خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ خالی درخت بارگاہ الٰہی میں مناجات کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انہیں نیا لباس عطا فرماتے ہیں۔ اس طرح اگر محروم آدمی اللہ تعالیٰ سے

Marfat.com

عرض کرے تو پھر رحمت الٰہی اسے مایوس نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس در پہ جو بھی اپنی امید لے کر آئے گا اس کی امید پوری ہو گی۔

لوگ بارگاہ الٰہی میں عبادت کی پونجی لے کر آئیں گے مگر کوئی مسکین عاجزی کے سوا کیا لائے گا۔ لیکن اس کی بے سروسامانی ہی رحمت الٰہی کو جوش میں لاتی ہے اس لیے آؤ بے برگ و بار درختوں کی طرح خالی ہاتھ اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ:۔

''یا الٰہی! تیرے بندوں سے گناہ ہو گیا ہے تو بخشش فرما اور معاف فرما دے''

۵۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا

ایک شخص کسی گناہ کا عادی تھا اور وہ لگاتار وہ گناہ کرتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ یوں ہوا کہ اس شخص کو گناہ کرتے ہوئے اس کے جاننے والے بزرگ نے دیکھ لیا تو وہ آدمی بڑا پریشان اور شرمندہ ہوا اور بولا کہ:۔

''بہت برا ہوا کہ محلے کے بزرگ سے یوں شرمندگی اٹھانی پڑی۔''

اُس نے بزرگ سے اس کی بات سنی تو کہنے لگا:۔

''اے جوان تجھے اپنے آپ سے اور اپنے باری تعالیٰ سے تو شرم نہیں آئی جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے مجھ سے شرم کرنے سے کیا فائدہ؟''

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیے رضا جوئی حق تعالیٰ کی یہی ضروری ہے اگر گناہ کرتے ہوئے بندے کو اللہ تعالیٰ سے

Marfat.com

شرم ہی آتی ہے تو پھر تجھے اس گناہ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے اور بھی زیادہ شرم آنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر ہے اور ہر ایک کو ہر حال میں دیکھتا ہے۔ اس لیے ہر انسان نادان کو اس کا بخوبی علم ہونا چاہیے کہ بت پرست اپنے بت کے سامنے گناہ نہیں کرتا اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں اور توبہ نہیں کرتے کل کس منہ سے اس کے سامنے جائیں گے اور کیا ہمارا حشر ہوگا؟"

۵۲۔ کتے سے زیادہ مسکینیت کسی میں نہیں

ایک شخص کسی جنگل سے گزر رہا تھا اور اس جنگل میں ایک فقیر گوڈری پوش رہتا تھا اچانک اس شخص کو فقیر کی جھونپڑی سے کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔ اس شخص کو بڑی حیرانی ہوئی کہ فقیر کے ہاں کتے کا کیا کام؟ وہ جاننے کی خواہش میں اندر چلا گیا۔ وہاں کوئی کتا نہ تھا۔ فقیر موجود تھا۔ جب وہ شخص شرمندہ ہو کر واپس جانے لگا۔ اس وقت فقیر نے اس شخص کے پاؤں کی آہٹ سن لی اور بولا:

"دروازے پر کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ"

پھر خود ہی کہنے لگا:۔

"نور چشم! یہ جو کتے کی آواز تو نے سنی وہ میری ہی آواز تھی۔"

"کتے سے زیادہ مسکینیت کسی میں نہیں اگر تجھے بھی بلند مقام کی آرزو ہے تو عاجزی اختیار کر بلندی پالے گا۔"

Marfat.com

۵۳۔ انسان آخر انسان ہے

ایک مرتبہ ایک صحرائی کو کتے نے کاٹ لیا۔ اور کتے کا کاٹا زہر آلود تھا۔ صحرائی کتے کے کاٹے کی وجہ سے درد کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکا تھا۔ اس کی چھوٹی سی بچی باپ کی بے قراری کو برداشت نہ کر سکی تو وہ باپ سے کہنے لگی کہ:۔

''جب کتے نے تمہیں کاٹا تھا تو تمہارے دانت کو کیا ہو گیا تھا
تم نے کتے کو کیوں نہیں کاٹا''

ننھی بچی کی یہ بات سن کر باپ ہنس دیا۔ ''بیٹا میں اسے کاٹ تو نہیں سکتا تھا مگر میں نے اپنے دانتوں کو اس ناپاکی سے بچانا ہی مناسب سمجھا''

''یہ تو ممکن ہے کہ میں بھی کتے کی ٹانگ پر کاٹوں خواہ میرے سر پر تلواریں برسیں۔ مگر انسان آخر انسان ہے وہ کتے کی طرح کمینہ پن تو نہیں کر سکتا ہے۔''

کتا اگرچہ انسان کا وفادار جانور ہے مگر اس میں بھی بہت ہی ناپسندیدہ حرکات پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے اس سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

۵۴۔ بدوں کے ساتھ نیکی نہیں کی جاتی

کسی شخص کے گھر میں بھڑوں نے چھتا بنانا شروع کر دیا تو مرد کو بڑی فکر ہوئی کہ یہ ہمیشہ تنگ کرتی رہیں گی۔ تو مرد نے چھتہ ہٹانا چاہا۔ مگر اس کی عورت نے کہا:۔

''ان بے چاروں کو کیوں پریشان کرتے ہو لگا رہنے دو''

Marfat.com

مرد یہ سن کر کام پر چلا گیا تو بھڑوں نے عورت پر حملہ کر دیا اور اسے ڈنگ مار مار کر ہلکان کر دیا جب مرد کام سے واپس آیا تو عورت کا برا حال دیکھا تو مرد نے کہا کہ:

"اب لوگوں کو منہ بنا کے دکھاتی ہے سب تیری بیوقوفی کا نتیجہ
ہے کہ تو نے ہی تو کہا تھا کہ انہیں کچھ نہ کہو چھتا لگا رہنے دو"

دراصل بدوں کے ساتھ نیکی نہیں کی جا سکتی۔ ورنہ ان کی برائی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس سر میں لوگوں کو ایذا رسانی کا منصوبہ ہو اس سر کو گردن سے جدا کر دینا بہتر ہے۔

۵۵۔ سخی اور بخیل میں فرق

سخی پھلدار درخت کی مانند ہوتا ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اس کا پھل کھاتے ہیں اس کے سایہ میں آرام کرتے ہیں لیکن بخیل کی مثال خود روگھاس کی طرح کی ہوتی ہے یا سوکھی ہوئی جھاڑی جو سوائے جلانے کے اور کسی کام نہیں آتی۔ سوکھی جھاڑی لوگ کاٹ لیا کرتے ہیں مگر پھل دار درخت کی ہر شخص حفاظت کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سخی کے سب طرفدار ہوتے ہیں اور بخیل سے سب بیزار ہوتے ہیں سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے عزت نصیب ہوتی ہے اور بخیلی کو اس کی بخالت کی وجہ سے عذاب ملتا ہے۔ سخی سے لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور بخیل سے لوگوں کو مایوسی حاصل ہوتی ہے بخیل کا مال قبر میں سانپ کی شکل بن کر عذاب کا باعث بنتا ہے۔ جب کہ سخی قبر میں آرام وسکون سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

۵۶۔ ہمدردی

ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ شہر سے گندم خرید کر اپنے سر پر اٹھا کر گھر لائے۔ گھر آ کر جب بوری کو کھولا تو گندم میں سے ایک چیونٹی بھی نکل آئی۔ جو پریشان ہو کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگی۔ آپؒ کو اُس پر بڑا رحم آیا اور خیال آیا کہ:۔

''اس لیے بڑی پریشان ہے کہ بے چاری گھر سے بے گھر ہو گئی ہے اور اپنے عزیزوں سے بچھڑ گئی ہے اور یہ بات تو مروت کے خلاف ہے کہ میں اس غریب کو بے گھر کرنے کا سبب بنوں اگر اپنا اطمینان قلب چاہیے ہو تو دوسروں کو پریشان نہ کرو۔ کمزور پر ظلم مت کرو کیا خبر کل تمہارا کیا حشر ہو گا اور پھر تمہیں کس کس کی منت وسماجت کرنی پڑے۔؟''

۵۷۔ جو شخص اللہ کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اس پر رحم نہیں کرتا

کسی نواب نے ایک دن کسی یتیم کے پاؤں سے ایک کانٹا نکالا تھا۔ تو چند دنوں کے بعد نواب فوت ہو گیا تو کسی نے نواب کو خواب میں دیکھا کہ وہ باغوں میں چہل قدمی کر رہا ہے اور بہت مسرور نظر آتا ہے اس نواب نے کہا کہ:

''یتیم کا کانٹا نکالنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے
پھول کھلا دیئے ہیں۔''

انسان کا منصب یہ ہے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے یا ایسی کوشش کرے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:۔

''جو شخص اللہ کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اس پر رحم

Marfat.com

نہیں کرتا۔''

اگر کسی پر احسان کرو تو دل سے اسے محتاج اور کمزور نہ سمجھو اور خود کو اس سے اعلیٰ نہ خیال کرو کیونکہ جس خدا نے تجھے امیر اور اسے غریب بنایا ہے۔ وہ تجھے غریب اور اس کو غریب بھی بنا سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔ اور ہمیشہ اس کے بندوں پہ رحم کھایا جانا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرنے والوں پر ضرور رحم کرتا ہے اور اس کی عمر میں اضافہ بھی کرتا ہے اس لیے ہمارا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ ''کر بھلا ہو گا بھلا انت بھلے کا بھلا۔''

۵۸۔ دست درازی کے وقت بُت کو ڈھانپ دیا

زلیخا نے عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن پکڑا۔ اور برائی پر حاوی ہو گئی اور اس نے بھیڑیے کی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو دبوچ لیا۔ مگر زلیخا کے پاس سنگ مرمر کا ایک بُت تھا جسے وہ صبح و شام پوجا کرتی تھی۔ اس دست درازی کے وقت زلیخا نے بت کو ڈھانپ دیا تھا تاکہ وہ اس کے عمل بد کو دیکھ نہ سکے۔ اس نازک صورت حال کو دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام اداس ہو کر سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

زلیخا نے آپ کو ساکن حالت میں دیکھا تو قریب آ کر آپ کے ہاتھ پاؤں چومنے لگی اور کہنے لگی کہ:۔

''اے بے وفا! یہ تنہائی کا بہترین وقت ہے تو اس شاندار وقت کو بے کار سوچ و بچار میں ضائع نہ کر اور آگے بڑھ کر میری دلی مراد پوری کر دے۔ یہ سن کر

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام رونے لگے اور پھر فرمایا کہ:۔

''دور ہو جا۔ مجھ سے ایسی بدکاری کی توقع نہ رکھ تجھے تو اس پتھر سے شرم آتی ہے جسے تو نے پردے سے ڈھانپ دیا ہے، مجھے علیم وخبیر اللہ تعالیٰ سے شرم نہ آئے جو پردوں کے پیچھے بھی دیکھتا ہے۔''

''اگر گنہگاری میں عمر برباد کر دے اور
توبہ نہ کرے تو سوائے ندامت کے تجھے
کچھ حاصل نہ ہوگا پھر ایسی زندگی کا کیا فائدہ؟''

۵۹۔ضرورت کے مطابق مانگی حوصلے کے مطابق دی

ایک مرتبہ ایک سائل نے حاتم کے دروازے پر آواز دی اور کہنے لگا کہ:۔

''مجھے ایک تولہ چینی دے دو''

حاتم نے چینی کا ایک پورا بورا اٹھا کر دے دیا۔ بیوی نے اعتراض کیا کہ:۔

''یہ کیا عقلمندی ہے کہ اس نے ایک تولہ چیز مانگی اور تم نے پوری بوری بھر کر دیدی۔؟''

حاتم نے بیوی کو عجیب انداز میں جواب دیا کہ:۔

''اس نے تو اپنی ضرورت کے مطابق چیز مانگی اور میں نے اپنے حوصلے کے مطابق اسے دیدیا۔''

۶۰۔انگور کی بیل کا سایہ باعث راحت بنا

کسی شخص نے خواب میں میدان محشر دیکھا جو کہ زمین تانبے کی طرح تپ

Marfat.com

ہوئی تھی۔ لوگ گرمی کی وجہ سے چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ گرمی کی شدت سے دماغ ہنڈیوں کی طرح اُبل رہے تھے۔ مگر اُن سب سے الگ تھلگ ایک حبشی شخص بہترین بہشتی پوشاک پہنے ہوئے ان سے الگ سائے میں کھڑا تھا۔ خواب دیکھنے والے نے اُس شخص سے پوچھا کہ:۔

''اے ممتاز ہستی! تیری نجات کا ذریعہ کیا ہے؟''

اس نے جواب دیا کہ:۔

میرے گھر کے سامنے انگور کی بیل تھی۔ جس کے سائے میں ایک درویش نے آرام کیا تھا آج اسی درویش نے میری سفارش کر کے مجھے ہولناک مصیبت سے رہائی دلائی اور اس آرام و راحت کا سبب بنا وہ چند لمحوں کا آرام جو درویش کو میری بیل کے سائے کے نیچے میسر آیا میرے لیے ابدی راحت کا سبب بن گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ درخت لگانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔ درخت قوم کا سرمایہ ہیں اور مسافروں کے لیے سائے کا باعث بنتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں آب و ہوا میں ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے درخت لگانا کارِ ثواب ہے۔

۶۱۔ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے

آخرت میں جنت اس کے حصے میں آئے گی جو دعوائے پارسائی کرنے کی بجائے عمل کرتا رہا ہو اور عمل میں جان پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہو۔ تواضع سر بلندی بڑھاتی ہے۔ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے سرکش گھوڑا سر کے بل گر جاتا ہے اس لیے بلندی کی ضرورت ہو تو بلندی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔ جو شخص دنیا میں مست

Marfat.com

ہو اس کے دین کا راستہ پوچھنا فضول ہے تجھے اگر مقام حاصل کرنا ہے تو اپنے سوا کسی کو حقیر نہ سمجھو۔ اگر مخلوق تجھے خوش خلق اور نیک طبع کہتی ہے تو تجھے اس سے زیادہ اونچے مقام کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ جو شخص تیرے عیبوں کو حقیر سمجھتا ہو تُو اسے کبھی بزرگ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیا اندھیرا ہے کہ تُو دوسروں کو حقیر سمجھ کر اس بات کا متمنی ہو کہ لوگ تجھے بزرگ سمجھیں اور وہ تجھے حقیر ہی سمجھیں گے۔

۶۲۔ جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اشارہ الٰہی سے آتی ہے

ایک بار ملک شام کے کسی شہر میں شور اٹھا کہ ایک عظیم بزرگ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری کے وقت اس بزرگ نے جو کلمات کہے وہ ضرب المثل کہلاتے ہیں یعنی ''جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اشارہ الٰہی سے آتی ہے۔'' اس لیے ہر مصیبت کو راحت تصور کرنا چاہیے۔ وہ دشمن دراصل دشمن نہیں ہوتا جس کو دوست سے دشمنی پر مقرر کیا ہو۔ عزت و مرتبہ اور ذلت و قید سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں انہیں کسی دوسرے سے منسوب کرنا حماقت ہے۔ حکیم اگر کڑوی دوا دیدے تو مریض کو اپنے مرض سے بے خوف ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ اُسی دوا میں شفا ہے۔ کوئی بیمار طبیب سے زیادہ دانا نہیں ہوتا۔ اس لیے محبوب سے جو ملے اسے بے خوف و خطر کھا لینا چاہیے۔ کیونکہ محبوب اپنے محب کے ساتھ کبھی زیادتی یا سختی نہیں کرتا۔

۶۳۔ خود بین کو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتا

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ عید کے دن صبح ہی حمام سے نہا کر نکلے تو اچانک اوپر سے کسی نے راکھ کا تھیلا ان پر گرا دیا آپ کی داڑھی اور پگڑھی راکھ

Marfat.com

سے بھر گئی لیکن آپ شکر گزاری کے ساتھ منہ پر ہاتھ ملتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ:۔

''اے نفس پلید! تیرے اوپر تو آگ ڈالنی چاہیے تھی تو اس راکھ سے کیوں منہ چڑھاتا ہے۔''

بزرگ لوگ دراصل خود کو کوئی مقام نہیں دیا کرتے۔ کیونکہ وہ جو خود بین ہو اسے خدا نظر نہیں آتا۔ اگر لوگ عزت کرتے ہوں یا خود بزرگی کا اعلان کرتا پھرے تو اس سے بزرگی حاصل نہیں ہوتی۔

۶۴۔ شریف آدمی حوصلہ مند ہوتا ہے

کسی شریف اور عقل مند آدمی سے کوئی بدمعاش اُلجھ گیا اور اس کا گریبان پکڑ کر کھینچنے لگا شریف آدمی نے بدمعاش کی دھونس برداشت کر لی، مگر اس کا جواب نہ دیا۔ اس وقت کسی نے اسے اکسایا کہ:

''ایسی نامردی کیوں دکھا رہے ہو اس بدتمیز کو جواب کیوں نہیں دیتے۔''

تو شریف آدمی نے جواب دیا کہ:۔

''ایسی بات مناسب نہیں یہ تو احمق آدمی کا کام ہے کہ شیروں اور سورماؤں کا گریبان پکڑ لیتا ہے مگر کسی سمجھدار آدمی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بے وقوف مستانے کا گریبان پکڑے۔''

ہنر مند صاحب حوصلہ ہوتا ہے لوگوں کے ظلم و ستم برداشت کر لیتا ہے لیکن مہربانی کی عادت نہیں چھوڑتا۔

Marfat.com

۶۵۔ کسی کا برا نہ چاہو

ایک بادشاہ کا غلام بھاگ گیا تو چند لوگوں نے اس بھگوڑے غلام کا تعاقب کیا اور گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ بادشاہ کے وزیر کی اس غلام سے دشمنی تھی اس نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ:۔

''اسے قتل کر دیا جائے''

غلام نے ہاتھ باندھ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ:۔

''حضور کے حکم کے سامنے میرا سر خم ہے لیکن چونکہ میں حضور کا نمک کھا کر پلا ہوں اس لیے نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن آپ پر میرے قتل ناحق کا الزام لگایا جائے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس وزیر کو مار ڈالوں پھر اس کے قصاص میں آپ مجھے قتل کروا دیں۔ اس صورت میں میرا قتل جائز ہوگا۔''

بادشاہ یہ سن کر ہنس پڑا اور وزیر سے کہا کہ:۔

''اب تیری کیا رائے ہے''

اس وزیر نے کہا:۔

''جہاں پناہ میری رائے میں مناسب یہ ہے کہ خدا کے لیے اپنے پدر بزرگوار کی قبر کے صدقے میں اس کو آزاد کر دیجیے تاکہ یہ مجھے کسی بلا میں گرفتار نہ کروا دے''

Marfat.com

چوں تیر انداختی بروئے دشمنی
چناں داں کاندر آماجش نشستی

ترجمہ:۔ جب تو کسی دشمن پر تیر چلائے تو یہ جان لے کہ تو بھی اس کے نشانہ پر ہے۔

۶۶۔حجاج بن یوسف کے حق میں دعا

حجاج بن یوسف ثقفی کے عہد حکومت میں ایک خدا رسیدہ بزرگ بغداد میں آوارد ہوا۔لوگوں نے اس کی دعاؤں کی مقبولیت کا چرچا سنا تو حجاج بن یوسف کو بھی علم ہوا تو اُس نے اُس کو بلا بھیجا اور کہا کہ:۔

''آپ میرے حق میں دعائے خیر کیجئے۔''

انہوں نے دعا مانگی کہ:۔

''الٰہی اس کو موت دے۔''

حجاج بن یوسف نے کہا کہ:۔

''یا حضرت! آپ یہ کیسی دعا مانگ رہے ہیں۔''

انہوں نے فرمایا کہ:۔

''یہی دعا تیرے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بہتر ہے۔''

۶۷۔ظلم کی بنیاد پہلے کم تھی؟

ایک دفعہ ایک شکارگاہ میں نوشیرواں عادل کے لیے اس کے غلام کباب بنا رہے تھے مگر اُن کے پاس نمک نہ تھا یا کم ہو گیا تھا۔تو انہوں نے ایک غلام کو

Marfat.com

نزدیکی گاؤں کی طرف بھیجا تا کہ وہاں سے نمک لے آئے۔

نوشیرواں نے کہا کہ:۔

''نمک کی قیمت دے کر لانا تا کہ قیمت ادا کئے بغیر چیز لینے
کی رسم نہ پڑے اور گاؤں اجاڑ نہ ہو جائے۔''

ملازمین شاہی نے عرض کیا کہ:۔

''جہاں پناہ! ایک چٹکی نمک لینے میں کیا حرج ہے؟''

نوشیرواں نے کہا کہ:۔

ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے کم تھی جو کوئی بعد میں آئے گا وہ اس میں اضافہ کرتا جائے گا حتیٰ کہ وہ انتہا کو پہنچ جائے گا۔ مثال کے طور پر

''اگر بادشاہ رعیت کے باغ سے ایک سیب توڑ لے تو اس کے
ملازم درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیں گے اور اگر بادشاہ پانچ
انڈے مفت کھائے تو اس کے سپاہی ہزار دفعہ لوگوں سے
بالجبر چھین کر کھا جائیں گے۔''

اس لیے بادشاہ کو محتاط ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۶۸۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی انگوٹھی

سنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس کا (نگ) اتنا قیمتی تھا کہ جوہری اس کی قیمت لگانے سے قاصر تھے۔ ایک دفعہ ملک میں سخت قحط سالی چھا گئی اور لوگ بڑی مصیبت میں وقت گزارنے لگے۔ حضرت

Marfat.com

عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیت المال کا منہ کھول دیا۔ اور محتاجوں کی امداد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی انگوٹھی اُتار کر حکم دیا کہ:۔

''اسے فروخت کر دیا جائے اور جس قدر قیمت حاصل ہو اس کو درویشوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا جائے چنانچہ انگوٹھی کی قیمت فروخت سات دن تک ملک بھر کے محتاجوں اور مسکینوں میں بٹتی رہی اور وہ نہال ہو گئے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ:۔

''آپ نے کیا کیا؟''

اس انگوٹھی کا نایاب نگ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر بن العزیز کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا انہوں نے فرمایا کہ:۔

''یہ بات اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند آ سکتی ہے کہ لوگ بھوکوں مر رہے ہوں اور میں قیمتی انگوٹھی اپنے ہاتھوں میں پہنے رہوں۔ حالانکہ مجھ پر ان کی نگہداشت اور خدمت فرض کی گئی ہے''؟

۶۹۔ بخیل کے لیے قرآن کا ختم کرنا آسان ہے صدقہ مشکل

ایک شخص دولت مند تھا مگر بڑا کنجوس اور بخیل تھا۔ اس کا بیٹا بیمار ہو گیا تو اس کے ہمدرد لوگوں نے مشورہ دیا کہ:۔

i۔ ''قرآن پاک کا ختم کرو۔ اور قرآن پڑھ کر بچے کی صحت یابی کے لیے دعا کرو۔''

ii۔ ''صدقہ یا قربانی کرو۔''

Marfat.com

صدقہ کا سن کر بخیل آدمی سوچ میں پڑ گیا اور پھر کہنے لگا کہ:۔

''قرآن ختم کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ قربانی کے جانوروں کا ریوڑ بہت دور ہے'' ایک صاحب دل نے سنا تو کہا کہ:۔

''قرآن ختم کرنا اُسے اس لیے پسند آیا ہے۔ قرآن اسکی نوک زبان پر ہے اور روپیہ اس کی جان میں اٹکا ہوا ہے۔''

عبادت الٰہی اکثر لوگوں اور بالخصوص (بخیلوں) پر بہت گراں گزرتی ہے مگر اس کے ساتھ ہاتھ سے دینے کی شرط بھی ہوتی ہے بخیلوں کو ایک دینار خرچ کرنا پڑے تو وہ کیچڑ میں پھنسے ہوئے گدھے کی مانند نظر آتے ہیں ہاں الحمد پڑھواو تو سو بار بھی پڑھ دیں گے۔

۷۰۔ادھار عزت کی قینچی ہے

ایک شخص بازار میں سیب بیچ رہا تھا تو سب لوگ بڑے شوق سے خرید رہے تھے تو ایک درویش کو بھی ساتھ ہی کھڑے دیکھ، جو کہ اس کا جاننے والا تھا۔ تو سیبوں والے نے کہا کہ:۔

''بھائی! تو بھی سیب لے لے اگر تمہارے پاس پیسے نہیں تو فکر نہ کر جب تمہارے پاس ہوں گے دے دینا''

درویش قناعت پسند اور سمجھدار تھا۔ اس نے جواب دیا کہ:۔

''نہیں شکریہ شاید تو پیسوں کی وصولی کے لیے زیادہ صبر نہ کر سکے لیکن میں سیب کھانے سے صبر کر سکتا ہوں''

Marfat.com

''اس گنے کی شکر مٹھاس نہیں رکھتی جس کے پیچھے تلخ تقاضا ہو۔''

۱۷۔لالچ ذلت کا باعث ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص خوارزم کا رہنے والا تھا مگر وہ بڑا لالچی تھا۔ وہ ایک صبح سویرے خوارزم شاہ کے پاس گیا پہلے تو اس نے شاہی آداب ادا کیئے اور پھر کچھ اس سے مانگا۔

اس کے لڑکے نے باپ کو اس حالت میں دیکھا تو کہا کہ:

''ابا جان! آپ نے تو مجھے بتایا تھا کہ سجدہ صرف قبلہ کی طرف کرنا چاہیے لیکن آج آپ نے دنیا کی حقیر چیزوں کے لیے بادشاہ کو قبلہ بنا لیا ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ داناؤں نے کہا ہے کہ:

''اے ہوشمند انسان! قناعت سربلند کرتی ہے اور لالچ سے بھرا ہوا سر کندھے سے نہیں اُٹھتا۔''

O..........O..........O

Marfat.com

باب 4

ریاکاری

۷۲۔ بلندی کے خواہشمند ہو تو تواضع اختیار کرو

ایک دن ایک نیک سیرت نوجوان علم کے حصول کے لیے بغداد میں آیا۔ تو لوگ اس نوجوان کے اخلاق سے بہت متاثر ہوئے تو انہوں نے اس کی بہت عزت افزائی کی ایک دن امام مسجد نے اُس سے کہا کہ:۔

''مسجد سے خاک اور گرد وغیرہ جھاڑ کر صفائی کر دو''

امام کی بات سن کر وہ نوجوان مسجد سے باہر نکل گیا اور پھر واپس نہ آیا۔ امام مسجد اور دوسرے افراد نے سمجھا کہ نوجوان مسجد کی خدمت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ مسجد سے باہر نکل گیا ہے۔

دوسرے دن مسجد کے خادم نے اسے پکڑ لیا اور مسجد میں لے آیا اور کہا کہ ''تم نے بہت بری حرکت کی ہے''

اے متکبر نوجوان ! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ لوگ خدمت کی بدولت ہی کسی مرتبے پر پہنچے ہیں۔

نوجوان اس کی باتیں سن کر رو دیا اور کہنے لگا کہ:۔

''اے میرے قابل احترام دوست ! مصیبت یہ ہے کہ میں نے مسجد میں

Marfat.com

مطلق خاک اور گرد نہیں دیکھی اس لیے میں نے سمجھا کہ میں ہی پاک جگہ میں خاک آلودہ ہوں اس لیے میں مسجد سے باہر نکل گیا تھا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا گھر خس و خاشاک سے پاک ہو جائے۔ اگر تجھے بلندی درکار ہے تو تواضع اختیار کر اس لیے کہ اس بالا خانہ پر چڑھنے کے لیے خاکساری کے علاوہ کوئی سیڑھی نہیں ہے۔

۴۳۔ خلیفہ دوم کی انکساری

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک تنگ گلی سے گزر کر جا رہے تھے کہ ان کا پاؤں ایک فقیر کے پاؤں سے ٹکرا گیا مگر فقیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں جانتے تھے اور ویسے بھی دکھی آدمی دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ اس نے غصے میں آ کر کہا کہ:۔

''تو اندھا ہے کہ دیکھ کر نہیں چلتا''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت عاجزی اور انکساری سے فرمایا کہ:۔

''بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں نادانستہ غلطی سرزد ہو گئی ہے خدا کے لیے مجھے معاف کر دے۔''

یہ الفاظ وہ شخص ایک فقیر کے سامنے کہہ رہا ہے جو لاکھوں مربع زمین کا حاکم ہے جس کی فوجوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت اُلٹ دیئے تھے اور جس کے رعب اور دبدبے سے شیروں کا پتہ پانی ہو جاتا تھا۔

عقلمند ہمیشہ انکسار پسند ہوتا ہے کیونکہ میوہ بھری شاخ ہمیشہ زمین پر سر رکھ

Marfat.com

دیتی ہے اور زمین کی طرف جھکی ہوتی ہے جب اس کے مقابلے میں اُس شاخ سے پھل کاٹ لیا جاتا ہے تو وہی شاخ اپنا سر اُوپر اُٹھا لیتی ہے۔ اُس کی عجز و انکساری ختم ہو جاتی ہے۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے فارسی میں فرمایا ہے کہ:۔

فروتن بُود ہوش مند گزین
نہد شاخ پُرمیوہ سر بر زمین

۷۴۔ اگر خدا نے تجھ پر انعام کیا ہے تو شکر کر تکبر نہ کر

ایک مرتبہ ایک فقیر نے درویش کو دیکھا کہ وہ نشے کی حالت میں بدمست ہو رہا تھا۔ درویش کو دیکھ کر فقیر اپنے زہد و عبادت کی وجہ سے غرور محسوس کرنے لگا۔ اس کے بعد فقیر نے تکبر کی وجہ سے درویش کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کیا مگر اس بدمست درویش نے اپنا سر اٹھا کر کہا کہ:۔

اگر تجھ پر خدا نے انعام کیا ہے تو اس کا شکر کر تکبر نہ کر۔ کیونکہ غرور کرنے والوں کو محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ جس طرح شیطان اپنے تکبر کی وجہ سے ذلیل ہو گیا اور مردود ٹھہرا۔ کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر ہنسنا نہیں چاہیے کیونکہ خدانخواستہ کل تم بھی کسی بلا میں پھنس سکتے ہو۔ کیا خبر قسمت کے پھیر سے کل تو بھی میری طرح نشے سے بدمست ہو کر گر پڑے اور لوگ تیری ہنسی اڑائیں۔

۷۵۔ کسی کی ہنسی نہ اڑاؤ

اگر خدا نے تجھے مسجد میں بیٹھنے کی توفیق بخشی ہے تو آتشکدوں میں

Marfat.com

بیٹھنے والوں کی ہنسی تو نہ اڑا۔ ایسا نہ ہو کہ خدا انہیں مسجد میں اور تجھے آتش کدے میں پہنچا دے۔ مسلمان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے آتش پرستوں جیسا زنار تیرے نہیں بندھوایا۔

''حکم خداوندی کے بغیر درخت کا پتا بھی حرکت نہیں کرتا زمین و آسمان ہیں۔ تقدیر الٰہی کے پابند ہیں اور قیدی کی طرح بے بس ہیں۔''

۷۶۔ کان اور زبان دل کی چابیاں ہیں

اگر اللہ تعالیٰ انسان کو توفیق نہ بخشے تو وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ اس حالت میں نہ تو انسان کسی کے ساتھ بھلائی کرسکتا ہے اور نہ برائی ہی ہوسکتی ہے۔ اگر انسان کی زبان کلمہ پڑھتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پڑھتی ہے اس میں زبان کا کوئی کمال نہیں ہے زبان تو ایک گوشت کا لوتھڑا ہے کمال تو اس مالک حقیقی ہے جس نے اس گوشت کے لوتھڑے کو قوت گویائی بخشی ہے۔ اور کلمہ پڑھنے کی توفیق بخشی ہے نیکی اور بدی کی پہچان اچھے بُرے کی تمیز انسان اپنی آنکھوں سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو زمین و آسمان کی وسعت عطا کی ہے۔ سارے اجرام فلکی وسماوی اس میں سما جاتے ہیں اور وہ سب کے حسن وکمال کو پہچان سکتی ہے۔ آدمی کو رنج پہنچنے کا پتا آنکھ کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ اس لیے انسان کی آنکھ مادی معرفت کا دروازہ ہے۔ خدا نے تجھے سر بخشا ہے تو اس کو سجدہ کرنے کی صلاحیت بھی عطا فرمائی ہے اور ہاتھ بھی عطا کئے ہیں تو ان میں جودوسخا کی طاقت بھی بخشی ہے۔ تیرے دل میں جو کچھ جاتا ہے وہ کان کے راستے سے جاتا ہے اور

Marfat.com

جو کچھ باہر نکلتا ہے۔ وہ زبان کے ذریعے نکلتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ زبان کے ذریعے نکلتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ انسان کے دل کی چابیاں کان' زبان اور دل ہیں۔ یہی چابیاں لگا کر دل سے کچھ نکالا اور داخل کیا جاتا ہے۔

۷۷۔ بدمزاج دکاندار کا شہد بھی کڑوا لگتا ہے

ایک ہنس مزاج آدمی شہد کا کاروبار کرتا تھا اور لوگ اس کی خوش مزاجی اور میٹھی باتوں سے بہت خوش تھے جس کی وجہ سے اس کا کاروبار خوب چمکا ہوا تھا۔ اور لوگوں کو یہاں تک اس پر اعتماد تھا کہ اگر وہ زہر بھی لوگوں کو شہد سمجھ کر دیتا تھا تو لوگ شہد سمجھ کر لے جاتے مگر ایک بدمزاج آدمی اس ہنس مکھ شخص سے کاروبار کی ترقی اور خوشحالی کو دیکھ کر بہت کڑتا اور حسد کرتا تھا۔ اس نے سوچا کہ ''اس کے شہد میں کونسا سرخاب کا پَر لگا ہوا ہے چلو ہم بھی یہی کام شروع کرتے ہیں'' چنانچہ اس نے بھی شہد کا کاروبار شروع کر دیا لیکن اس کی بدمزاجی اور ترش روئی کو دیکھ کر لوگ اُس کی دکان پر نہیں آتے تھے سارا دن گلی کوچوں میں آوازیں لگاتا رہتا لیکن کسی گاہک نے شہد اس سے نہ خریدا رات کو تھک ہار کر خالی ہاتھ گھر گیا اور بیوی سے کہنے لگا کہ:۔

''میرے شہد میں معلوم نہیں کیا خرابی ہے کہ کوئی خریدتا ہی نہیں؟''

بیوی نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ:۔

''تلخ مزاج آدمی کا شہد بھی تلخ ہوتا ہے''

اس لیے مخلوق خدا کے ساتھ خوش اخلاقی اور نرم روئی سے پیش آنا چاہیے تاکہ وہ آپ کی عزت کرے۔

Marfat.com

باب 5

خاموشی

۷۸۔ اپنے راز کو چھپاؤ

ایک مرتبہ کسی سوداگر کو کاروبار میں کچھ نقصان ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ:۔

''اس نقصان کا کسی سے ذکر نہ کرنا'' بیٹے نے کہا کہ:

''ابا جان آپ کا حکم ضرور مانوں گا لیکن مجھے اتنا تو بتا دیجئے کہ اس بات کو پوشیدہ رکھنے میں کیا مصلحت ہے''؟

باپ نے جواب دیا کہ:۔

''اس لیے کہ مصیبت دوہری نہ ہو جائے اول مال کا نقصان دوسرے ہمسایہ کی ہنسائی وغیرہ۔''

۷۹۔ بلاضرورت گفتگو سے گریز بہتر ہے

ایک دفعہ نوشیرواں عادل کے دربار میں داناؤں کی ایک جماعت کسی مسئلہ پر بحث کر رہی تھی لیکن بزرجمہر جو اُن کا سردار تھا وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ:۔

Marfat.com

''کہ تم اس بحث میں کیوں حصہ نہیں لیتے''

اس نے کہا کہ:۔

''وزیروں کی مثال طبیبوں کی ہے اور طبیب اُسی کو دوا دیتا ہے جو بیمار ہو۔ جب میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری رائے درست ہے تو میرا بحث میں حصہ لینا فضول ہے اس لیے بلاضرورت گفتگو میں شامل ہونے سے گریز ہی بہتر ہے''

''کیونکہ جو کام میرے بات بتائے نکل جائے مجھے اس میں دخل نہیں دینا چاہیے اور اگر میں دیکھوں کہ اندھا ہے اور اس کے سامنے کنواں ہے تو پھر اگر میں خاموش بیٹھا رہا ہوں تو گناہ ہوگا۔''

اس لیے بوقت ضرورت بات کرنا۔ دانائی ہے اور بے محل بات کرنا حماقت اور نادانی سے خالی نہیں ہے۔ اس لیے خاموشی کو عبادت کا درجہ بھی دیا گیا ہے جس میں بہت بڑی مصلحت ہے۔

۸۰۔ بادشاہ کا سوال

ایک بادشاہ نے ایک عیالدار عابد و زاہد سے سوال کیا کہ:۔

''تمہارا وقت کیسے کٹ رہا ہے۔''؟

عابد نے جواب دیا کہ:۔

''تمام رات مناجات میں صبح حاجتوں کے پورا ہونے کی دعا میں اور تمام دن اخراجات کی فکر میں۔''

Marfat.com

بادشاہ عابد کے اشارے کو سمجھ گیا اور حکم دیا کہ:

''اس کا وظیفہ مقرر کر دیا جائے تا کہ عیال کی فکر سے آزاد ہو کر عبادت کر سکے اور عیال کا فکر دل سے نکل جائے۔''

۸۱۔ ہر کام میں اعتدال اختیار کرو

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک دفعہ میں ایک قافلے کے ساتھ کہیں سفر پر جا رہا تھا اور میں اس وقت جوان بھی تھا تو اُس جوانی کے گھمنڈ میں میں بہت تیز چلا یہاں تک کہ تھک کر چور ہو گیا اور راستے میں ایک درخت کے سایہ میں لیٹ کر آرام کرنے لگا۔ ایک کمزور بوڑھا بھی قافلے کے پیچھے آ رہا تھا اس نے کہا کہ:۔

''بھائی! یہ سونے کی جگہ نہیں ہے۔''

میں نے کہا کہ:۔

''کیسے چلوں' ایک قدم اٹھانے کی سکت نہیں رہی''

اس نے کہا کہ:۔

تو نے نہیں سنا کہ عقلمندوں نے کہا کہ:۔

''چلنا اور بیٹھ جانا دوڑنے اور سفر چھوڑ بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

ترجمہ: اے وہ کہ منزل پہ پہنچنے کا مشتاق ہے جلدی نہ کر۔ میری نصیحت پر عمل کر اور صبر کرنا سیکھ لے۔ تازی گھوڑا دو دوڑیں تیز دوڑتا ہے اور اونٹ آہستہ آہستہ دن رات چلتا رہتا

Marfat.com

ہے۔ اس لیے اعتدال سے کام لو۔ کبھی نقصان نہیں ہوگا۔

۸۲۔ خود غرضی بُری بات ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شہر میں آگ لگ گئی اور یہ آگ اتنی خوفناک اور تیز تھی کہ آدھا شہر جل کر راکھ ہو گیا جب لوگوں نے آگ پر قابو پالیا تو لوگوں نے اپنی آہ و فغاں سے آسمان سر پر اٹھا لیا لیکن دوسری طرف ایک دکان دار اپنی خوشی میں مست تھا۔ کیونکہ اس کی دکان صحیح سالم بچ گئی تھی۔ اور وہ بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ ایک جہاندیدہ شخص نے اس کو اس قدر مسرت و خوشی کے عالم میں دیکھ کر کہا کہ:۔

"اے لالچی! تیرا تو یہ حال ہے کہ تیری دکان بچی رہے اور دوسروں کی مصیبت پر تیرا دل نہیں پیجتا تف ہے تیری اوقات پر کہ مصیبت زدوں کے آنسو پونچھنے کی بجائے اپنی سلامتی پر بغلیں بجا رہا ہے"

سنگدل کے علاوہ کون معدہ کو بھر سکتا ہے جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ فاقہ زدہ لوگوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں۔ خود غرضی قابل نفرت عمل ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ انسانی ہمدردی سے انسان قلبی سکون حاصل کرتا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حقدار بنتا ہے۔

Marfat.com

۸۳۔ ہم تم سے بہتر ہوں گے؟

ایک بادشاہ جو کہ بڑا ہی مغرور اور تکبر پسند تھا۔ وہ درویشوں اور فقیروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ایک درویش نے اُس کی نظر حقارت کو بھانپ کر بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ:

''اے بادشاہ! بے شک ہمارا گروہ تعداد میں تمہاری فوج سے بہت کم ہے لیکن ہم دنیا میں تم سے زیادہ خوش اور مطمئن ہیں۔ موت کے معاملہ میں تم اور ہم برابر ہیں اور آخرت میں انشاء اللہ ہم تم سے بہتر ہوں گے۔ اس لیے کسی کو حقیر نہ جانو۔''

O..........O..........O

Marfat.com

باب 6

تعلیم و تربیت

۸۴۔ فطرت تبدیل نہیں ہوتی

ایک وزیر نے اپنے کند ذہن اور نالائق بیٹے کو ایک دانشمند کے پاس تعلیم و تربیت کے لیے بھیجا۔ دانشمند نے اس کی تعلیم و تربیت میں بڑی محنت کی اور مدتوں اس کی تربیت کرتا رہا۔ مگر نالائق لڑکے پر بالکل اثر نہ ہوا۔ آخر دانشمند نے تنگ آ کر نالائق شاگرد کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا اور کہا کہ:۔

''یہ تو عاقل نہیں بنتا البتہ اس نے مجھے پاگل کر دیا ہے''

اگر لوہا ناقص ہو تو اسے کوئی نہیں چمکا سکتا۔ اگر انسان میں فطری صلاحیت و قابلیت ہو تو تربیت اُسی پر اثر کرے گی۔ کتے کو بے شک سات سمندروں میں نہلاؤ جس قدر بھیگے گا زیادہ نجس ہو جائے گا اور بے شک حضرت یحییٰ علیہ السلام کے گدھے کو خواہ مکہ لے جائیں جب واپس آئے گا تو وہ گدھا ہی ہوگا۔ اس میں کوئی بہتری یا تبدیلی نہیں آئے گی۔

۸۵۔ آخرت میں صرف عمل کا سوال ہوگا

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ:۔

Marfat.com

''میں نے ایک اعرابی (دیہاتی یا صحرائی عرب) کو دیکھا جو اپنے لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ:۔

''اے میرے بیٹے! قیامت کے دن تجھ سے یہ سوال کیا جائے گا کہ تو نے کیا عمل کیا یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تو کس کا بیٹا ہے یعنی باپ کا نام کیا ہے؟ قیامت میں حسب ونسب کی بجائے اعمال کی پرشش ہوگی۔''

۸۶۔استاد کی سختی اور باپ کی محبت

ایک مدرسے کا اُستاد بڑا سخت گیر تھا وہ نازک بچوں کو بات بات پر مارتا تھا وہ کسی کے گالوں پر مارتا اور کسی کی صاف شفاف پنڈلی کو شکنجے میں کس دیتا تھا جس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔لوگوں نے اس کو بہت سمجھایا بجھایا مگر وہ اس سے باز نہ آیا آخر کار لوگوں نے اس کو مدرسے سے نکال دیا۔اور پھر اس کی جگہ پر ایک نیک' پرہیز گار اور نرم دل اُستاد کو لے آئے۔وہ ضرورت کے بغیر کوئی بات منہ سے نہ نکالتا تھا یعنی وہ کافی کم گو استاد تھا۔اور کسی کو دکھ اور تکلیف نہ دیتا تھا۔رفتہ رفتہ طلبہ کے دلوں میں استاد کا ڈر جاتا رہا اور پڑھنا لکھنا بھول کر ہر وقت کھیل کود میں مصروف رہنے لگے یا ایک دوسرے سے لڑتے رہتے۔غرض کہ مدرسہ بازیچہ اطفال بن کر رہ گیا۔لوگوں نے سکول کی اس حالت کو دیکھ کر پسند نہ کیا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر پھر وہ سابقہ استاد کے پاس لوگ گئے۔اور اس استاد کو دوبارہ راضی کر کے لے آئے۔ایک خوش طبع بوڑھے نے ایسے موقع پر طبع کہا جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ: ایک بادشاہ نے اپنا لڑکا مکتب میں بھیجا۔ اس کی بغل میں چاندی کی تختی دی جس پر یہ بات سونے کے پانی سے نوشتہ تھی کہ "استاد کی سختی باپ کی محبت سے بہتر ہے۔"

۸۷۔ بڑوں سے ادب

حکیم لقمان سے لوگوں نے پوچھا:

"تو نے ادب کس سے سیکھا؟"

اُس نے کہا کہ:

"بے ادبوں سے۔ ان کا جو فعل مجھے بُرا معلوم ہوا اس کے کرنے سے پرہیز کیا"

۸۸۔ انسان خود غرض نہ ہو

میں نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ:۔

"اس کے مقبول بندوں کا خاص عمل کیا ہوتا ہے"

اُس نے کہا کہ:۔

"سب سے معمولی یہ کہ دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر ترجیح دیتے ہیں"

داناؤں کا قول ہے کہ:۔

"وہ بھائی جو اپنی فکر میں لگا رہے وہ نہ بھائی ہے اور نہ اپنا"

Marfat.com

۸۹۔ نام حاجیوں کا۔ کام پاجیوں کا

ایک دفعہ حاجیوں کا ایک قافلہ دشت حجاز میں سفر کر رہا تھا۔ یہ دعا گو (سعدی) بھی اس قافلے کے ساتھ تھا۔ اور پیادہ ساتھی آپس میں کسی بات پر لڑ جھگڑ پڑے اور ایک دوسرے کے دست و گریبان ہو گئے اور ایک دوسرے کو خوب زود کوب کرنے لگے میں (شیخ سعدی) نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ یہ منظر دیکھ کر اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ ریا المحبیب (عجیب بات ہے) کہ ایک پیادہ شطرنج کا میدان طے کرنے کے بعد فرزین بن جاتا ہے یعنی اس کا مرتبہ پہلے سے بلند ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ حاجی حجاز مقدس کے میدان کا مصر طے کرنے کے بعد پہلے سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ کسی نے اس بارے میں صحیح کہا ہے کہ:۔

نام حاجیوں کا اور کام پاجیوں کا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نام تو حاجی رکھا ہوا ہے اور کام شیطانوں کا سا کرتے ہیں جو کہ نام کے برعکس ہے۔

۹۰۔ حضرت ذوالنون مصریؒ اور وزیر

ایک مرتبہ ایک وزیر حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ:۔

> ''میں دن رات بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں گو مجھے اس سے بھلائی کی توقع ہوتی ہے پھر بھی اس کے خوف سے لرزہ براندام رہتا ہوں دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمت دے''

Marfat.com

حضرت ذوالنون مصریؒ اس کی باتیں سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ:۔

''اگر میں اللہ جل شانہ کی ایسی خدمت کرتا جسے تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے تو امید ہے کہ مولا کریم مجھے صدیقوں کا مرتبہ عطا فرماتا۔''

(اگر وزیر خدا سے اتنا ہی ڈرتا جتنا کہ بادشاہ سے تو وہ فرشتہ بن جاتا)

۹۶۔ پوچھنے میں عار نہیں

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ:۔

''علوم میں آپ اتنے بلند مرتبہ پر کیسے پہنچے؟''

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''جو کچھ میں نہیں جانتا تھا اس کے پوچھنے میں میں نے عار نہ سمجھا۔''

۹۷۔ ''فائدہ اٹھانے کی اُمید پر''

ایک نیک دل آدمی کسی شہر میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی نے شکایت کی کہ:۔

''ہماری گلی کے بنیئے کی چیزیں صاف ستھری نہیں ہوتیں۔ اور یہ بازار سے مہنگی بھی ہوتی ہیں اس لیے کوئی گاہک اس کی دکان پر نہیں آتا تم بھی اس سے سودا مت لینا اور چار قدم آگے جا کر بازار سے سودا خرید لانا۔''

Marfat.com

اُس نیک آدمی نے جواب دیا کہ:۔

''نیک بخت! اس شخص نے ہم سے فائدہ اٹھانے کی اُمید پر یہاں دکان کھولی ہے اس کو روزی سے محروم کرنا انسانیت نہیں ہے نیک اور سخی کا طریقہ اختیار کر۔ جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوئے کا ہاتھ پکڑ عفو و درگزر سے کام لے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بے رونق دکان ہی سے سودا خریدتے ہیں تاکہ اس کو کچھ فائدہ حاصل ہو۔''

۹۳۔ معزز آدمی کا کمینوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی درخت کاٹ رہا تھا وہ جس شاخ پر خود بیٹھا تھا اس کو بھی کاٹ رہا تھا کہ وہاں باغ کا مالک آ گیا اس نے لکڑہارے سے شاخ کاٹنے کو منع کیا اور کہنے لگا کہ:۔

''میں یہ بات اس لیے نہیں کہہ رہا کہ شاخ کٹنے سے میرا نقصان ہو گا بلکہ اس لیے بھی کہہ رہا ہوں کہ جب یہ شاخ کٹ کر گرے گی تو اس کے ساتھ تو بھی زمین پر گر جائے گا اگر تو میری بات تحمل سے سن لے اور برداشت کرے تو تیری نجات کا سبب بن سکتی ہے۔''

اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے طاقت ور بنایا ہے تو تکبر نہ کر اور کمزوروں کو نہ گرا۔ کیونکہ جنہیں آج کمزور سمجھ رہے ہو وہ کل کو روز محشر طاقتور ہوں گے اور بادشاہوں

Marfat.com

کو گریبان سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

معزز آدمی کا کمینوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا بڑی ذلت کی بات ہے اس لیے ایذا رسانی سے بچنا چاہیے وہ کل تجھ سے انتقام لیں گے اور اُس وقت کتنی بدنامی ہوگی۔ جب تیرا گریبان ان کے ہاتھ میں ہوگا زوراور طاقت سے زیادہ فہم وفراست سے تخت وتاج حاصل کیے جاتے ہیں۔اس لیے معزز آدمی کی عزت کا خیال کریں۔

۹۴۔اپنی دولت کو صدقہ جاریہ میں لگاؤ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مصر کے بادشاہ کا جب وقت مرگ قریب آیا تو اس کے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی اور سبزے یا گھاس کی طرح زرد ہوگیا تو ورثا نے اس کی جان بچانے کے لیے لاکھ کوشش کیں مگر کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا وہ نزع کی حالت میں یہ بڑبڑا رہا تھا کہ:۔

> ''میں مصر کا سب سے کامیاب حکمران تھا۔لیکن اگر حکومت کا انجام بھی موت ہی ہے تو گویا کچھ بھی نہیں اور میں دولت جمع کرنے میں مصروف رہا مگر اس کو استعمال کرنا نصیب نہ ہوا۔ حتیٰ کہ آج فقیروں کی طرح خالی ہاتھ اس جہان فانی سے جا رہا ہوں۔''

اچھا آدمی وہ ہے جو دولت سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے کیونکہ دوسروں کو فائدہ پہنچایا ہوا آخرت میں بھی ساتھ دیتا ہے۔

Marfat.com

ورنہ افسوس اور حساب کتاب کے خوف کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

جان کنی کے وقت کبھی ہاتھ سکڑتے اور کبھی کھلتے ہیں تو گویا وہ زبان حال سے کہتا ہے کہ:۔

''سخاوت کرو اور ظلم و حرص سے باز رہو ابھی موقع ہے سخاوت کر لو کفن سے ہاتھ نکال کر سخاوت کرنا محال ہے اگرچہ تیرے بعد بھی ہزار ہا سال دنیا کی مجلس اسی طرح قائم رہے گی مگر تجھے قبر سے نکلنا نصیب نہ ہو گا اور نہ دوبارہ سخاوت کرنے کا موقع ہی ملے گا''

۹۵۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کی بہتری کو جانتا ہے

ایک [illegible] کا ذکر ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بھوکے اور ننگے درویش کے پاس سے گزرے تو اس نے عرض کی کہ:۔

''یا حضرت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آسودہ حال کر دے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور چلے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا کچھ عرصہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی راستے سے گزرے تو دیکھا کہ:۔

''سپاہیوں نے اسی درویش کو گرفتار کر رکھا ہے اور لوگ ان کے گرد جمع ہیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ:۔

''یہ کیا معاملہ ہے؟''

Marfat.com

لوگوں نے بتایا کہ:

''اس درویش شخص نے شراب پی کر لوگوں سے دنگا فساد کیا ہے اور ایک آدمی کو قتل کر ڈالا ہے اب پولیس نے اس جرم میں اسے گرفتار کر لیا ہے'' بقول فارسی شاعر ۔

آنکس کہ تُو تو نگرت تمی کردند

اُو مصلحت تو از تو بہتر داند

ترجمہ:۔ جو اللہ تعالیٰ کسی کو مال دار نہیں بناتا وہ تیری مصلحت بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مصلحت اور انسان کی بہتری ہوتی ہے۔ مگر انسان کوتاہ بین اور کم عقل واقع ہوا ہے کہ وہ حکمت الٰہی کو سمجھ نہیں پاتا۔

۹۴۔ عقلمند کے نزدیک یہ دنیا کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ہے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص کا باپ بوڑھا ہو گیا اور کام کاج کے قابل نہ رہا تو اس نے اپنا کام کاج اپنے بیٹے کے حوالے کر دیا اور باپ ایک مفلوج ہو کر صرف دیکھتا تھا۔ اور اپنی زندگی کے دن ہر روز شمار کرتا رہتا تھا۔ ہر معاملے میں وہ بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کا محتاج تھا۔ اس بوڑھے کی امیدیں اور آرزوئیں باری باری ختم ہوتی جا رہی تھیں صرف وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی پر بھروسہ اور اکتفا کرتا تھا۔

حقیقت کی نگاہ سے اگر سوچا جائے تو معلوم ہو گا کہ عقلمندوں کے نزدیک

Marfat.com

اس دنیا کی حقیقت کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہ دنیا اتنی بے وفا ہے کہ ہر وقت کسی اور کی تاک میں لگی رہتی ہے اگر تو ہوشمند ہے تو اپنے باپ دادا کی موت کو یاد کر کے اس بات کا یقین حاصل کر لے کہ میں بھی ایک دن اسی طرح مر جاؤں گا اور سارا دنیا کا مال و متاع یہاں ہی چھوڑ جاؤں گا۔ اگر تو نے بیش بہا خزانے بھی جمع کر لیے ہیں تب بھی تیرے ساتھ صرف وہی جائے گا جو تو نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر لیا ہے یا مخلوق الٰہی کی بھلائی پر لگایا ہے باقی سب کچھ یہیں پڑا رہ جائے گا۔ انسان کو ہر وقت اپنے آخری وقت پر نگاہ رکھنی چاہیے یہ دنیا تو فریب اور دھوکا ہے آخر ایک دن یہاں سے ہر شخص نے رخصت ہونا ہے۔

۹۲۔ جب موت آئے گی تو ہم برابر ہوں گے

ایک بادشاہ کسی ملک میں حکومت کر رہا تھا جو کہ بڑا جابر اور سخت گیر تھا۔ اور ایک دفعہ ایک غریب آدمی سے محض بادشاہ اس وجہ سے ناراض ہو گیا کہ اس غریب آدمی نے بادشاہ کے منہ پر حق بات کہہ دی' مگر بادشاہ نے اُس غریب آدمی کی حق بات کو اپنی توہین اور بے عزتی سمجھا جو کہ غلط بات تھی اور اپنے تکبر اور غرور کی وجہ سے ناراض ہو گیا۔ بادشاہ چونکہ بااختیار تھا اس نے غریب آدمی کو قید کروا دیا۔ اُس وقت فقیر کے دوست نے اس سے ازراہ ہمدردی اور خیر خواہی کے کہا کہ:۔

''بادشاہ کے سامنے یہ بات کہنا مناسب بھی نہیں تھا۔''

Marfat.com

فقیر نے جواب دیا کہ:۔

''امر حق کی تبلیغ واجب ہے۔اس لیے حق گوئی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے خواہ اس کے صلے میں جیل ہی کیوں نہ جانا پڑے۔تکلیف تو آنی جانی شے ہے مگر حق کو چھپانے کی سزا ابدی اور دائمی ہوتی ہے جو کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔''

حب فقیر اور اس کا دوست آپس میں سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے تو کسی چغلخور نے یہ بات سن کر بادشاہ تک پہنچا دی کہ:

''فقیر ایسی باتیں کر رہا تھا شاید اس کا خیال ہو کہ کچھ دنوں کے بعد قید سے رہائی ہو جائے گی۔''

بادشاہ نے کہا کہ:۔

''رہائی تو درکنار اس کی موت بھی جیل میں آئے گی۔''

اب چغل خور نے بادشاہ کی اس بات کو جیل میں فقیر تک بھی پہنچا دیا تو یہ سن کر درویش نے کہا کہ:۔

''میری بات بادشاہ سے کہہ دینا کہ دنیا تو چند روزہ ہے اس کی خوشی اور غمی کا کوئی اعتبار نہیں ہے تو اگر مجھے رہا نہ کرے تب بھی میں خوش ہوں اور اگر قتل بھی کرا دے تب بھی کوئی غم نہ ہوگا۔تجھے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور فوج بھی دی ہے اور تجھے بادشاہ بنایا ہے جبکہ میں بال بچے دار محروم اور غم زدہ ہوں۔مگر میرے سامنے فرق صرف زندگی تک محدود ہے۔

Marfat.com

کیونکہ جب ہمیں موت آئے گی اور قبر میں جائیں گے تو میں
اور آپ برابر ہو جائیں گے کیونکہ مادّی لحاظ سے نہ تیرے
پاس کچھ ہوگا نہ میرے پاس۔

اس لیے مادی دولت پر ناز نہ کرو۔ یہ تیرے پاس صرف چند دن ہے اور قوم کی امانت ہے مگر اس طرح خود کو جہنم کا ایندھن نہ بنا تجھ سے پہلے بھی کئی مالدار گزرے ہیں۔ مگر اب دنیا میں ان کا نام ونشان باقی نہیں رہا۔ اگر اس دولت سے خلق الٰہی کی خدمت کرے گا تو لوگوں کی دعائیں تیری عاقبت سنواریں گی۔ ورنہ قبر تنگ ہو جائے گی اور تیری قبر پر لوگ لعنت بھیجا کریں گے اور تو ملعون کہلائے گا۔

۹۸۔ جنگ عورتوں اور ہیجڑوں کا کام نہیں

گرگین پہلوان کا بیٹا جب پہلی مرتبہ مسلح ہو کر میدان جنگ میں جانے لگا تو اس نے باپ کے اس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:۔

''اگر تو عورتوں کی طرح جنگ سے بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہے تو
جنگ پر مت جا کیونکہ جنگ کرنا عورتوں اور ہیجڑوں کا کام
نہیں یہ تو بہادروں کا کھیل ہے اگر عورتیں جنگ سے بھاگ
جائیں تو الزام نہیں آتا مگر مردوں کا میدان جنگ میں پشت
دکھانا بڑی بے عزتی اور شرم کی بات ہے وہ کھیل جس میں
ورزش ہو انسان کے دل سے خطرات کو دور کر دیتے ہیں۔''

لیکن جو لوگ عیش وعشرت میں پرورش پاتے ہیں اور حماموں میں پلتے

Marfat.com

ہیں وہ تو بزدل اور نکمے ہوتے ہیں۔ وہ جنگ کا نام سن کر ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور زیادہ موٹا آدمی بھی جنگ کے قابل نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ذرا بھر بھی توازن بگڑ جائے تو وہ زمین پر گر پڑتا ہے اگر میدان جنگ میں اترو تو سر ہتھیلی پر رکھ لو ورنہ ملک وخون کی بدنامی کا سبب نہ بنو۔ جو شخص میدان جنگ سے بھاگ آئے وہ بھگوڑہ کہلاتا ہے اور معاشرے میں اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی وہ قابل اعتبار آدمی نہیں کہلاتا۔ اور اس کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کے حوصلے بھی پست ہو جاتے ہیں۔

"ہاں ڈٹ کر لڑنے کا ارادہ ہے تو بسم اللہ کر۔"

۹۹۔ کمزور کی دعا بھی طاقت رکھتی ہے

ملک گیری اور فتوحات صرف فوجی طاقت کا ہی خاصہ نہیں ہیں بلکہ ان کٹھن اُمور کے لیے غربا کی دعائیں اور روحانی امداد کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص دوسروں کو دکھ نہیں دیتا وہ خود بھی کبھی دکھی نہیں ہوتا اور بعض اوقات غربا اور کمزور لوگوں کی دعائیں کارگر اور مفید ثابت ہوتی ہیں اگر نیکی کی وجہ سے عوام کی دعائیں تیرے ساتھ ہوں تو دشمن کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو شکست اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ظاہری صورت کی بجائے حقیقت حال پر بھی نظر رکھنی چاہیے کیونکہ صورت اتنی پائیدار نہیں ہوتی جتنی معنویت ہوتی ہے دانش تقویٰ اور سخاوت انسان کو زندگی کے لیے سب سے زیادہ معنویت رکھتے ہیں۔ جس نے زندگی میں کسی کو مصیبت میں مبتلا نہ کیا ہو وہ قبر میں آرام سے سوتا ہے۔ اور آخرت کے لیے ساتھ لے جانے والا توشہ اسی زندگی میں تیار کر لو۔ مرنے کے بعد تمہارے وارثوں کو

Marfat.com

اتنی فرصت کہاں ہوگی کہ وہ تمہارے لیے توشہ تیار کریں؟۔ یوں بھی آنکھ بند ہوتے ہی تیری ساری ملکیت ختم ہو جائے گی یا وارثوں کے قبضے میں ہوگی اس لیے جودوسخا زندگی میں ہی بہتر ہوتی ہے خود ہی کماؤ اور خود ہی اپنے ہاتھوں سے غرباء اور مساکین کا حق ادا کرو کسی کا اس معاملے میں نہ بھروسہ کرو اور نہ انتظار کرو اور غریبوں کی دعائیں حاصل کرو۔

O..........O..........O

Marfat.com

۱۰۰۔ سچ مچ کا بادشاہ تھا

ایک دانا کا قول ہے کہ میں اُن دنوں سچ مچ کا بادشاہ تھا اور میرا سر اس وقت تاج والا تھا۔ جب میں باپ کی گود میں سر رکھ کر سویا کرتا تھا۔ ان دنوں اگر میرے جسم پر مکھی بھی بیٹھ جاتی تھی تو کبھی اُس کو ماں اڑانے کی کوشش کرتی اور کبھی باپ بہن بھائی بھی مکھی کو اڑانے کے لیے ہوتے تھے گویا کہ سب ہی اس مکھی کی وجہ سے پریشان ہو جاتے تھے اور اب یہ عالم ہے کہ اگر کسی وجہ سے گرفتار بھی ہو جاؤں تو کوئی قید سے چھڑانے کے لیے بھی نہیں آئے گا۔ مجھے چونکہ بچپن ہی میں باپ کی وفات کا صدمہ ملا تھا اس لیے یتیموں کے دکھ درد کا اندازہ کچھ مجھے ہی ہو سکتا ہے اگر معمولی سی بھی نیکی کی جائے تو اس کا پھل ضائع نہیں جاتا مگر کسی نیکوکار کا یہ مقام نہیں کہ وہ اس نیکی پر غرور کرے۔

۱۰۱۔ سعدی کی باتوں کو غور سے سنو

جو شخص عقل مندوں میں بیٹھے اور اُن کی نصیحت کو سنے اچھے اخلاق اپنائے وہ بہت ہی اچھا اور مبارک شخص ہے۔ تیری عقلمندی اور ہوش کا یہ تقاضا ہے کہ تو سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی باتوں کو غور سے سنے کیونکہ حضرت شیخ سعدیؒ کا کلام زیادہ تر اخلاقیات کے بارے میں ہی ہے غزل گوئی اور مجازی محبوبوں کی تعریف اُن کا شیوہ نہیں ہے اس لیے حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی باتوں کو غنیمت جانو اور انہیں قدر سے سنو اور ان پر غور کرو کیونکہ اخلاق کو سنوارنے کے لیے بہترین تحفہ ہیں۔

Marfat.com

۱۰۲۔ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے مخلوق کی خدمت کریں

جو شخص حرص و ہوس کا شکار ہو وہ عقابوں کا شکار نہیں کھیل سکتا۔ دراصل جو اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہو اسے مخلوق کی خدمت کرنی چاہیے اور اس بات کو اپنا مشن بنا لینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ''ہما'' جیسے قیمتی پرندے کا شکار کرنا چاہے تو اسے ہر پرندے کے سامنے چوگا ڈالنا ہوگا کوے اور کبوتر بھی اس کا دانہ کھائیں گے اور ان کی دیکھا دیکھی کسی وقت ''ہما'' بھی آ پھنسے گا۔

اسی طرح سینکڑوں سیپیاں حاصل کریں تو چند موتی نکلتے ہیں اور بیسیوں تیر چلائیں تو دو چار نشانے پر لگتے ہیں۔ اگر اسی طرح بزرگوں کی خدمت کریں تو چند اللہ کے ولی بھی نکل آتے ہیں جن کی دعا سے انسان کا بیڑا پار لگ جاتا ہے۔

۱۰۳۔ نیک اور پارسا لوگ بھی عام لوگوں میں ہوتے ہیں

ایک مرتبہ کسی شہزادے کے تاج کا موتی سنگریزوں میں گر گیا۔ اس وقت بادشاہ بھی بیٹے کے ساتھ تھا۔ بیٹے نے موتی کو سنگریزوں ہی سے موتی کو تلاش کرنا شروع کیا۔ تو باپ نے بیٹے سے کہا کہ:

> ''اس اندھیرے میں موتی تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ موتی
> ان ہی پتھروں میں ہے لہٰذا ان تمام پتھروں کو اٹھا کر لے چلو
> دن کی روشنی میں ان سے موتی نکال لیا جائے گا کیونکہ موتی
> ان ہی پتھروں میں ہے''

اسی طرح نیک و پارسا لوگ بھی عام لوگوں میں ملے جلے رہتے ہیں۔

Marfat.com

ان کو پانے کے لیے اچھے اور برے لوگوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے لیکن بالآخر وہ گوہر مقصود بھی ایک دن مل جاتا ہے۔ جاہلوں اور نادانوں کے ساتھ بھی عزت و اکرام کے ساتھ پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ والے سادگی کی وجہ سے ان ہی جیسے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے ان ہی میں کوئی ولی اللہ ہو۔ اور اس کی عزت و خدمت کی برکت سے بیڑا پار ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ مشکلات آسان فرما دے۔

جاہل اور سادہ آدمی کو نفرت سے نہیں دیکھنا چاہیئے کیونکہ گودڑی میں بھی اہل ہوتے ہیں جیسا کہ کانٹوں میں بھی پھول لگتے ہیں۔

۱۰۴۔ بخیل کے لیے بچے بددعائیں کرتے ہیں

اگر کوئی شخص جسے اللہ پاک نے مال دیا ہے اگر وہ اپنے بال بچوں پر تنگی سے گزارہ کرتا ہے تو اس بخیل کے بچے اس کے حق میں بددعا کرتے ہوں گے کہ کب وہ مرے اور وہ اس کے مال سے مزے اڑائیں۔ جس طرح کھیتی کی حفاظت کے لیے جو کالا کوا بنایا جاتا ہے۔ جب وہ کھڑا رہتا ہے پرندے اور جانور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور جب وہ گر جاتا ہے تو وہ پھر بے خوف کھیتی پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اسی طرح جب تک بخیل آدمی زندہ رہتا ہے۔ اس وقت تک اس کے اہل و عیال اس کے مال کو حسب خواہش خرچ نہیں کر سکتے اور جب وہ مر جاتا ہے تو ساری کسر چند دنوں میں پوری کر لیتے ہیں۔ بخیل کی مثال تو اس جادوئی سانپ کی ہے۔ جو خزانے پر ہوتا ہے مگر وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور نہ وہ دوسروں کو کوئی نفع اٹھانے دیتا ہے۔ اس سے عام طور پر بخیل کا مال ایک ایک پائی کے

Marfat.com

حساب سے اس کی موت کے وقت تک موجود ہوتا ہے۔ اور موت کے بعد ورثا میں تقسیم ہو کر بکھر جاتا ہے یا اس کے ورثا اپنی عشرت میں فوری طور پر ضائع کر دیتے ہیں۔ اس مال کا عذاب اس بخیل کو قبر میں ہوتا ہے یعنی اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کو بار بار قبر میں ڈستا رہتا ہے۔ اور وہ اس سے جان چھڑاتا ہے مگر وہ اس کی جان نہیں چھوڑتا۔

۱۰۵۔ غیور درویش

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ:۔

''میں نے ایک درویش کو دیکھا جو کہ فاقوں کی وجہ سے سخت لاغر اور خستہ حال ہو رہا تھا۔''

میں نے اُس سے کہا کہ:۔

''کہ اس شہر میں فلاں شخص تونگر اور بڑا دریا دل ہے تم اس کے پاس کیوں نہیں جاتے؟''

تو اس نے کہا کہ:۔

؎ خاموش کہ در سختی و فقر مردن
بہ کہ حاجت پیش کسے بُردن

ترجمہ:۔ خاموش! کہ فقر و فاقہ میں خودداری کے ساتھ مر جانا بہتر ہے اس سے کہ دوسروں کے سامنے کاسہ گدائی پھیلایا جائے۔

Marfat.com

۱۰۶۔خوددار اور غیور سے بڑھ کر کوئی بلند ہمت نہیں

حاتم طائی عرب کا مشہور سخی تھا۔لوگوں نے اس سے پوچھا کہ:

''کیا تو نے اپنے سے زیادہ بلند ہمت کوئی شخص دیکھا ہے''

اس نے کہا کہ:۔

''ہاں !ایک دن میں نے امرائے عرب کی دعوت کی تھی اور اس موقع پر چالیس (۴۰) اونٹ ذبح کئے تھے۔ جب یہ تقریب میرے گھر میں منعقد تھی تو میں ایک فرصت کے تحت گھر سے باہر جنگل میں گیا وہاں میری نظر ایک لکڑہارے پر پڑی جولکڑیوں کا گٹھا باندھ رہا تھا تا کہ اسے بیچ کر روزی کمائے''

میں نے اس لکڑہارے سے کہا کہ:۔

''تو حاتم کا مہمان کیوں نہیں بنتا کہ ایک دنیا اس کے دسترخوان پر جمع ہے؟۔اس نے جواب دیا کہ:۔

''جو شخص اپنی محنت سے روٹی کھاتا ہے وہ حاتم کا احسان نہیں اُٹھاتا۔حق یہ ہے کہ میں نے اس شخص کو ہمت اور جواں مردی میں اپنے سے بڑھ کر پایا جو اپنی روزی خود کما کر کھاتا ہے وہ باہمت ہوتا ہے۔اس شخص کی نسبت جو دوسرے کے دسترخوان پر پڑا ہوا کھاتا ہے۔اس لیے اپنی روزی کو خود کماؤ خود بھی کھاؤ دوسروں کو بھی کھلاؤ۔''

Marfat.com

۱۰۷۔ تندرستی کا راز کیا ہے؟

ایک دفعہ عجم کے بادشاہ نے ایک طبیب حاذق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور وہ سرزمین عرب پر کئی برس تک رہا مگر کوئی شخص اس کے پاس علاج کے لیے نہ آیا۔ وہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ:۔

''اے سید العرب! میرے آقا نے مجھے آپؐ کے ساتھیوں کے علاج معالجہ کے لیے خاص طور پر بھیجا ہے مگر اس طویل عرصے میں کسی شخص نے میری خدمات کا فائدہ نہیں اٹھایا''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

''اس قوم کی یہ عادت ہے کہ جب تک بھوک نہ ہو کچھ نہیں کھاتے اور تھوڑی بھوک ہوتی ہے تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں''

طبیب حاذق نے کہا کہ:۔

''ان لوگوں کی تندرستی کا راز یہی ہے''

اس کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے وطن واپس چلا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بسیار خوری سے اجتناب کیا جائے ''بسیاری خوری ہی تمام بیماریوں کی علامت ہے۔''

O..........O..........O

Marfat.com

۱۰۸۔دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں

ایک شخص جو کہ بڑا مالدار تھا اس نے اپنے رہنے کے لیے ایک چھوٹا سا مکان بنایا۔ مگر کسی دوسرے آدمی نے کہا کہ:۔

''آپ تو صاحب حیثیت ہیں اس سے بہتر مکان بنوا سکتے تھے''

اس نے کہا کہ:

''بھائی! اس قصے کو چھوڑو۔ انسان ہر وقت پا بر کاب ہے یہ زمین وغیرہ سب یہیں پڑے رہ جائیں گے یہ عقل اور رائے اور دانائی کی بات ہے کہ مسافر راستہ میں گھر بنا کر بیٹھ جائے؟''

۱۰۹۔لوگوں پر مہربانی کرو مگر احسان نہ جتاؤ

حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہ بڑے جلیل القدر پیغمبر اور کلیم اللہ تھے انہوں نے قارون کو نصیحت فرمائی کہ:۔

''تو لوگوں پر اس طرح احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کیا ہے یعنی سخاوت اور بخشش کیا کر''

''جس شخص نے روپے پیسے سے بھلائی جمع نہ کی اس نے روپے پیسے کی فکر میں اپنی زندگی اور عاقبت برباد کر لی۔ اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اٹھائے تو لوگوں پر کرم کر جیسا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔''

عربی کی ضرب المثل جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

Marfat.com

''سخاوت کر اور احسان نہ جتا''

اس لیے کہ فائدہ تجھے ہی پہنچتا ہے یعنی کہ سخاوت و نفع تو تمہارے پاس اجر کی صورت میں واپس آ جائے گا۔

ترجمہ:۔'' تو اس پر احسان نہ جتا کہ تُو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے بلکہ تو اس کا احسان مان کہ اس نے تجھے خدمت میں لگا رکھا ہے۔''

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو مال کی نعمت سے نوازتا ہے اور وہ لوگوں میں سخاوت بھی کرتا ہے تو وہ بڑا خوش نصیب شخص ہے۔ اس سلسلے میں شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہ تمہارا کمال نہیں ہے کہ تو سخاوت کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا دوہرا تیرے اوپر احسان ہے کہ اس نے تجھے مال بھی دیا ہے اور سخاوت کرنے کی توفیق بھی دی ہے۔ اور آپ کو بخیل نہیں بنایا۔ اللہ کا شکر ادا کرو۔''

۱۱۰۔ مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز سچ سے بہتر ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سخت گیر اور ظالم بادشاہ نے ایک قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ وہ قیدی بے چارہ مجبوری کے عالم میں بادشاہ کو گالیاں دینے لگا تو بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے؟

بادشاہ کے ایک نیک خصلت وزیر نے کہا کہ:۔

''عالم پناہ! یہ شخص کہتا ہے کہ حضور! ان لوگوں میں سے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور مخلوق کی خطاؤں سے درگزر کرتے

Marfat.com

ہیں''بادشاہ کو یہ سن کر رحم آ گیا اور اس نے قیدی کی جان بخشی کر دی۔''

ایک دوسرے بدفطرت وزیر نے کہا کہ:۔

''ہمارے لیے مناسب نہیں ہے کہ ہم درگاہ سلطانی میں سچ نہ بولیں حقیقت یہ ہے کہ اس شخص نے بادشاہ کو بُرا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ بادشاہ اس کی یہ باتیں سن کر کچھ غم زدہ سا ہو گیا اور کہا کہ:۔

''پہلے وزیر نے جو کچھ کہا اس کا محرک بھلائی کا جذبہ تھا اور جو کچھ تو نے کہا ہے اس کی بنیاد خبث باطن اور بدی پر ہے''

داناؤں نے کہا ہے کہ:۔

''دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز''

ترجمہ:۔ مصلحت آمیز جھوٹ ایسے سچ سے بہتر ہے جو فتنہ پیدا کرے۔

۱۱۱۔قلعہ خوبصورت تو ہے مگر مضبوط نہیں

قزل ارسلان ایک بادشاہ تھا اس نے ایک مضبوط قلعہ بنا رکھا تھا۔ یہ ظہیر فاریابی کا مدح خواں تھا۔ یہ قلعہ اتنا بلند تھا کہ جیسے کوہ الوند۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بارہ کوس اونچا ہے۔ اس قلعہ پر کوئی دشمن حملہ آور نہ ہو سکتا تھا اور ہر طرح کا سامان عیش و عشرت اس قلعہ کے اندر جمع کر رکھا تھا۔ اور وہ اسی حالت میں کسی کا بھی محتاج نہ تھا۔ قلعے کے راستے اس قدر پُر پیچ اور پیچیدہ تھے کہ کوئی

Marfat.com

ناواقف آدمی وہاں تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔ اور قلعہ میں ایسی ہریالی تھی گویا کہ کسی سبز طشتری میں انڈہ رکھا ہو۔ قلعہ سفید پتھر کا بنا ہوا تھا۔ اس بادشاہ کے پاس ایک مرتبہ ایک سیاح آیا جو کہ بڑا ہی جہاندیدہ اور تجربہ کار تھا اور حقیقت آشنا بھی تھا۔ وہ سیاح قلعے کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ:۔

''قلعہ تو خوبصورت ہے مگر مضبوط نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ مضبوط ہوتا تو تجھ سے پہلے بادشاہوں کو موت سے بچالیتا اور تیرے بعد آنے والوں کے قبضے میں قلعہ نہ جاتا۔ حالانکہ اس قلعے کے باوجود بھی تجھے موت سے دوچار ہونا ہے اور یہ تیرے بعد دوسروں کے قبضے میں چلا جائے گا۔ جو تیری اُمیدوں اور آرزوؤں سے پھنس گئے۔ اپنے باپ کو یاد کرلو۔ کیا اس کو حوادث زمانہ نے پامال نہیں کردیا ہے؟ یہ دنیا فانی ہے خوبصورت تو ہے مگر پائیدار نہیں ہے۔

۱۱۲۔ ''جیسا تو مخلوق خدا سے سلوک کرے گا ویسا ہی اللہ تعالیٰ تجھ سے کرے گا''

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عراق کا ایک متکبر اور مفرور بادشاہ تھا۔ ایک دن اس کے محل کے نیچے آ کر فقیر نے نصیحت آمیز صدا لگائی اور اُس کی صدا سن کر بادشاہ نے عبرت پکڑی۔ اس نووارد فقیر سے بادشاہ نے کہا کہ:

''جب تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عطا کا امیدوار ہے تو جن لوگوں کی اُمیدیں تجھ سے وابستہ ہیں انہیں محروم و نامراد نہ رکھ تو مخلوق الٰہی سے جیسا سلوک کرے گا ویسا ہی معاملہ تیرے ساتھ تیرا رب العالمین کرے گا اگر لوگوں پر انصاف کے دروازے بند کردیئے جائیں تو وہ پریشانی کے عالم میں بغاوت پر تیار ہو جائیں گے اور اسی طرح ملک میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اگر تجھے اپنی

Marfat.com

رعیت کا خیال ہے تو پھر تو ہر وقت فکر مند اور پریشان ہوگا اور دن رات تجھے نیند نہیں آ سکتی اور نہ آرام سے سو ہی سکتے ہو۔ تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ اپنے عوام کا فکر اور خیال کرو ہر وقت ان کی بھلائی اور بہتری کا خیال کرو تا کہ تیرے ساتھ بھی بھلائی ہو۔

۱۱۳۔ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے

حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی میں اخلاق' عاجزی اور انکساری کی تعلیم لوگوں کو دی ہے تا کہ ان کی فلاح و بہبود کا سبب بنے وہ فرماتے ہیں کہ:

''انسان مٹی سے بنایا گیا ہے اور مٹی ہمیشہ پاؤں کے نیچے پامال رہتی ہے اس لیے انسان کو ہمیشہ عاجزی سے کام لینا چاہیے تا کہ اصل سے رشتہ قائم رہے۔''

سرکش اور جہاں سوزی آگ کا خاصہ ہے اور یہ باتیں شیطان کی ہیں یہ اس (شیطان) کی اصل ہیں مگر انسان کو شیطان کا مرید نہیں بننا چاہیے آگ کو جلایا جائے تو اوپر کو اٹھتی ہے اور مٹی کو پھینکا جائے تو نیچے کو گرتی ہے۔ اس وجہ سے آگ کی مناسبت سے شیطان کو بنایا گیا ہے اور مٹی کی مناسبت سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے جو کہ بہت بڑا اعزاز اور شرف ہے۔

انسان کو اپنی حقیقت اور اصلیت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔ انسان کو عاجز چیز سے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کر کے اشرف المخلوقات بنایا جو کہ رب العالمین کا بہت

Marfat.com

بڑا احسان اور کرم ہے۔ تو انسان کو اس کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیشہ انسان کو عاجزی اور انکساری ہی اختیار کرنی چاہیے۔ عاجزی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کا ظہور ہے اور انسان کی اپنی بھی اس میں بھلائی اور بہتری ہے ورنہ شیطان تو انسان کا ازلی دشمن ہے۔

۱۱۴۔ "ہم کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ زندگی ختم ہو گئی"

کسی نے خوب کہا ہے کہ "جوانی بھی کیا مستانی چیز ہے؟" جس میں کسی دوسرے کی پرواہ تک نہیں ہوتی۔ مگر افسوس ایسا اچھا زمانہ ہمارے سر پر اچانک آیا اور گزر گیا۔ جس طرح یمن کی طرف سے چمکنے والی بجلی جو آناً فاناً غائب ہو جاتی ہے۔ مجھے اس جوانی کے ہنگاموں نے دین سے بھی دور رکھا اور یہی کرتا رہا کیا کھاؤں کیا پہنوں گا؟ افسوس کہ ساری عمر باطل خیالات میں رہ کر حق سے غافل اور دور ہو گئے۔

ایک استاد نے شاگردوں سے کہا کہ:۔

"ہم ابھی کچھ کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ زندگی ختم ہو گئی یعنی بڑھاپے تک منصوبہ بندیوں اور آرزوؤں کے شکنجے میں گرفتار رہا اور کچھ بھی نہ کر سکا۔ حالانکہ جوانی کے دور میں اور زیادہ یہ سوچ کر عبادت کرتا کہ جب بوڑھا ہو جاؤں گا تو پھر کبھی کچھ نہ کر پاؤں گا۔ اصل میں انسان کی زندگی کا بہترین دور جوانی کا ہی ہوتا ہے اور اسی دور زندگی میں عبادت کرنے کا مزہ اور لطف آتا ہے جس طرح کہ شیخ

Marfat.com

سعدیؒ نے فرمایا کہ:

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
در پیری گرگ می شود پرہیزگار

ترجمہ:۔ جوانی میں توبہ کرنا پیغمبروں کا طریقہ ہے بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

۱۱۵۔اپنی ہی مصیبت زیادہ معلوم ہوتی ہے

کسی نے یہ ٹھیک کہا ہے کہ ہر شخص کو اپنی ہی مشکل یا مصیبت سب سے بڑی معلوم ہوتی ہے حالانکہ دوسرے کی مصیبت دیکھ کر اپنی مصیبت کو بھول جانا چاہیے ایک مرتبہ ایک چور کو چوکیدار نے پکڑ لیا اور اس کی مشکیں باندھ کر زمین پر لٹایا اور وہ چور پریشانی اور مشکوں کی تکلیف کی وجہ سے رات بھر سو نہ سکا۔ اس چور کو رات کو محسوس ہوا کہ کوئی شخص ناداری اور تنگ حالی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ چور نے اس کی آہ وزاری سنی تو کہنے لگا کہ:۔

"کہاں تک روئے گا اب آرام سے سو بھی جا۔ تجھے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ تو چوکیدار کے ہتھے نہیں چڑھا اور اس نے تیری مشکیں نہیں باندھیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی ہی مشکل یا مصیبت بڑی معلوم ہوتی ہے حالانکہ اس سے زیادہ پریشان حال نادار اور بے سروسامان لوگ دنیا میں اور بھی موجود ہیں پھر تیرے لیے رونے کی کونسی بات

Marfat.com

ہے۔انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہی ہونا چاہیے۔ کیونکہ انسان بڑا کمزور بے صبرا واقع ہوا ہے اس لیے ہر وقت ہر چھوٹی موٹی مصیبت پر بلبلا اٹھتا ہے جب کہ وہ حقیقت سے ناواقف ہوتا ہے۔"

۱۱۶۔نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طاری رحمتہ اللہ علیہ سے کہنے لگا کہ:

"میں نے فلاں صوفی کو راستے میں نشے کی حالت میں مست پڑا دیکھا ہے اور اس کے کپڑے اور پگڑی قے آلود تھی اور اسے کتے چاٹ رہے تھے۔"

حضرت داؤد طاری رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سن کر ناگواری کا اظہار فرمایا اور ناراضگی کے عالم میں کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ:۔

"ایسے وقت میں کوئی شفیق دوست ہی کام آ سکتا ہے۔ جاؤ اسے وہاں سے اٹھا کر لے آؤ۔ وہ اس حال میں ہے کہ جو شریعت میں ممنوع ہے اور صوفی کے لیے باعث شرم ہے۔

اطلاع دینے والا بات کر کے پھنس گیا گویا کہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

O..........O..........O

Marfat.com

۱۱۷۔ دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو

ایک دفعہ کا واقع ہے کہ کسی جگہ پر لڑائی ہو رہی تھی اور وہاں گرد وغبار اور شور وغوغا ہو رہا تھا تو دو آدمیوں نے سنا۔ تو ان میں سے ایک نے یہ بہتر سمجھا کہ وہ چپکے سے کنارہ کش ہو جائے وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اور دوسرا جذباتی تھا وہ میدان میں کود پڑا۔ لڑنے والوں نے اس کی خوب پٹائی کر دی اور اس کا سر بھی پھوڑ دیا گیا اور لہولہان ہو گیا۔

"اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی عزت و آبرو کے ساتھ اپنے گھر
میں رہے اور کسی کی نیکی یا بدی میں دخل نہ دے"
اور ہر قسم کی دنیاوی برائیوں سے لاتعلق رہے۔

O..........O..........O

Marfat.com

باب 7

''اقوال زریں''

1۔ کسی پر نہ اتنی سختی کر کہ وہ تجھ سے بیزار ہو جائیں اور نہ اتنی نرمی کر کہ وہ تم پر سوار ہو جائیں۔ اعتدال پسندی اختیار کرو۔

2۔ لوگوں کے چھپے عیب ظاہر نہ کرو کیونکہ تو ان کو ذلیل کرے گا اور خود کو بھروسے کے ناقابل بنائے گا۔

3۔ جو بزرگوں سے لڑتا ہے وہ خود اپنا خون گراتا ہے۔

4۔ نفس پرور سے ہنر پروری نہیں ہوسکتی اور بے ہنر سرداری کے قابل نہیں ہوتا۔

5۔ جس کو ایک مدت کے لیے دوست بناؤ۔ مناسب نہیں کہ اس کو ایک لمحہ میں رنجیدہ کرو یعنی اس سے لاتعلقی بھی آہستہ آہستہ ہونی چاہیے یک دم نہیں۔

6۔ موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی وہ موتی ہی ہے اور قیمتی ہی ہے اور گرد اگر آسمان پر بھی چڑھ جائے تو بھی گرد ہی ہے اور بے قیمت ہے۔

7۔ جو گنہگار دعا کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دست دعا بلند کرتا ہے وہ مغرور عبادت گزار سے بہت اچھا ہے۔ توبہ کر لینا بہتر ہے۔

8۔ جو آدمی سوچ کر بات نہیں کرتا وہ اس کے جواب پر بگڑتا ہے۔

Marfat.com

9۔ بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جس کو نہ سر کا خوف ہو نہ زر کی تمنا اور لالچ یعنی بے خوف وخطر آدمی۔

10۔ جو کمزور پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں پھنستا ہے۔

11۔ لالچی کے لیے اپنا دروازہ نہیں کھولنا چاہیے اگر کھل گیا تو پھر بند نہ ہوگا۔

12۔ دوست وہی ہے جو دوست کی پریشان حالی اور عاجزی کو دیکھ کر مدد کرے۔

13۔ اگر مالدار بننا چاہتے ہو تو سوائے قناعت کے کچھ طلب نہ کرو۔

14۔ اگر کوئی مانگنے والا عاجزی سے تجھ سے مانگے تو اس کو دے دے ورنہ کوئی ظالم زور سے لے لے گا۔

15۔ جو ذات تجھے مال دار نہیں بنا رہی وہ تیری مصلحت تجھ سے بہتر جانتی ہے۔

16۔ اگرچہ کوئی بے موت نہ مرے گا لیکن تو خود اژدہوں کے منہ میں نہ جانا یعنی مصیبت کو خود دعوت نہ دینا۔

17۔ شر پھیلانے والا خود بھی شر میں پھنس جاتا ہے۔

18۔ جو نصیحت غرض سے خالی ہو کڑوی دوا کی طرح مرض کی دافع ہے۔

19۔ فقیر کی ستر پوشی کرنا کہ خدا کا پردہ تیرا ستر پوش ہو۔

20۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے اگر نوجوان مرد ہے تو برائی کا بدلہ احسان اور نیکی سے دے۔

21۔ جسم کی طاقت خوراک سے نہ سمجھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی پرورش کرتی ہے۔

Marfat.com

22۔ اگر تو اپنے آپ کو نیکوں میں گنتا ہے تو بد ہے اس لیے کہ خدائی میں خودی نہیں سماتی۔

23۔ جس کے سر میں غرور ہو اس کے بارے میں ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ سچی بات سن لے گا۔

24۔ اگر برائی تجھے ناپسند ہے تو خود نہ کر پھر پڑوسی سے کہہ کہ نہ کرے۔

25۔ دشمن کا مشورہ ماننا خطا لیکن سننا روا ہے۔

26۔ اگر کام زر سے نکل سکے تو جان کو خطرے میں نہ ڈالو۔

27۔ زبان کٹا ہوا اور گوشہ تنہائی میں بہرا گونگا بن کر بیٹھا ہوا انسان اس سے بہتر ہے جس کی زبان قابو میں نہ ہو۔

28۔ جس کا حساب پاک ہے اس کو محاسبہ سے کیا ڈر۔

29۔ جہاں پھول ہے وہاں کانٹا بھی ہوگا۔

30۔ جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بویا۔

31۔ بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلد باز منہ کے بل گرتا ہے۔

32۔ وہ دونوں انسان ملک اور دین کے دشمن ہوتے ہیں۔

i۔ ایک وہ بادشاہ جس میں حلم اور بردباری نہ ہو۔

ii۔ اور دوسرا وہ عابد جس میں علم نہ ہو۔

33۔ تین چیزوں کی بقا نہیں ہے۔

i۔ مال کو تجارت کے بغیر۔

Marfat.com

ii۔ علم کو بحث کے بغیر۔

iii۔ مالک کو تدبیر کے بغیر۔

34۔ علم دین کی خدمت اور اشاعت کے لیے ہے نہ کہ دنیا کمانے کے لیے۔

35۔ جو آدمی اچھے وقتوں میں بھلائی نہیں کرتا وہ برے وقتوں میں دکھ اٹھاتا ہے۔

36۔ جو شخص بروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ بھی سکھ نہیں پاتا۔

37۔ استاد کی سختی باپ کے پیار سے بہتر ہے۔

38۔ بسیار خور ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

39۔ لوگوں کے چھپے عیب ظاہر نہ کر کیونکہ تو اُن کو ذلیل کرے گا اور خود کو بھروسے کے ناقابل بنائے گا۔

40۔ شیر سے پنجہ آزمائی کرنا اور تلوار پر مکا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

41۔ لوگوں کو ستانے والے سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہے۔ اس لیے کہ مصیبت کے وقت اس کا کوئی ساتھی نہیں ہے۔

42۔ جو سخی کھائے اور دے اس عبادت گزار سے بہتر ہے جو لے جائے اور جمع کرے۔

43۔ بے نماز کو قرض مت دو خواہ فاقہ سے اس کا منہ کھلا ہوا ہو اس لیے کہ جو خدا کا قرض ادا نہیں کرتا اسے تیرے قرض کی فکر بھی نہ ہوگی۔

44۔ جو زندگی میں لوگوں کو روٹی نہیں کھلاتا جب وہ مر جاتا ہے تو لوگ اس کا نام بھی نہیں لیتے۔

Marfat.com

45۔ نیک انجام فقیر بدانجام بادشاہ سے بہتر ہے۔

46۔ اگر تجھے میری عادت ناگوار ہے تو تو اپنی اچھی عادت ہاتھ سے نہ جانے دے۔

42۔ سونا کان سے کان کنی کے بعد نکلتا ہے اور بخیل کے ہاتھ سے جانکنی کے بعد۔

43۔ امیر' وزیر اور بادشاہ کے دروازوں کا چکر بغیر کسی وسیلہ کے نہ کاٹ۔

49۔ حسین چہرہ کو بناؤ سنگھار کرنے کی ضرورت نہیں۔

50۔ آدمیت جوانمردی اور مہربانی کا نام ہے حسین شکل وصورت کا نام نہیں۔

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند اہم مطبوعات

- حکایات رومی
- تحفۃ العروس
- سیرت الصحابیاتؓ
- سیرت النعمان
- النبی الخاتم ﷺ
- تحفہ خواتین
- سیرت عائشہؓ
- تعبیر الرویا
- الغزالی
- المامون

ناشر

اسلامی کتب خانہ

Marfat.com